صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 24 جون 2010ء بمطابق 11 رجب 1431ہجری سہ پہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِO وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِO اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗO بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗO بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗO یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِO فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُO وَخَسَفَ الْقَمَرُO وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُO یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّO کَلَّا لَا وَزَرَO اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّO یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ۔

(ترجمہ): قیامت کے دن کی قسم ہے اور پشیمان ہونے والے شخص کی قسم ہے کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے ہاں ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کیے جائیں گے اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ہر گز نہیں کہیں پناہ نہیں اس دن آپ کے رب ہی کی طرف ٹھکانہ ہے اس دن انسان کو بتا دیا جائے گا کہ وہ کیا لایا اور کیا چھوڑ آیا ۔ وآخِرُ الدَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جزاکم اللہ۔ Now the leave applications of the honourable MPAs: جناب مفتی سید جانان صاحب، 2010-06-24تا2010-06-25; جناب نمروز خان، آنریبل منسٹر، 2010-06-24یعنی آج کیلئے; جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، 2010-06-24یعنی آج کیلئے; سید مرید کاظم شاہ، منسٹر ریونیو، 2010-06-24تا2010-06-25، تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

ضمنی بجٹ برائے سال 2009-10 پر عام بحث

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Leave is granted. Now coming to next item, General discussion on Supplementary Budget for the year 2010-11. I would like to give the floor to Janab Akram Khan Durrani Sahib, Leader of the Opposition-----

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔ Not present, لیپس شو۔ Next, جناب قلندر خان لودھی صاحب، آنریبل ایم پی اے۔ لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 2010-11 اور ضمنی بجٹ 2009-10 پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! سالانہ بجٹ اس معزز ہاؤس سے منظوری کے بعد خرچ کیا جاتا ہے جبکہ ضمنی بجٹ خرچ کرکے پھر اس معزز ایوان سے منظوری لی جاتی ہے کیونکہ وہ رقم پہلے سے خرچ ہو چکی ہوتی ہے تو بادل نخواستہ، چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے بھی اسے پاس کرنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر! اگر ہمارا یہ ضمنی بجٹ کا Trend ختم ہو جاتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا لیکن جناب سپیکر، ہمارے صوبے کے حالات ہی کچھ ایسے ہیں کہ رواں سال میں امن وامان کا مسئلہ ایسا تھا کہ بگڑتی ہوئی صورتحال کی وجہ سے ہمیں پولیس میں زیادہ بھرتیاں کرنی پڑیں اور زیادہ اسلحہ اور آرمز خریدنے پڑے اور اس کے ساتھ ہی پھر تنخواہ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا اور ساتھ ہی آئی ڈی پیز کا مسئلہ بھی تھا تو ضمنی بجٹ کا آنا مجبوراً تھا کہ اس میں اضافی خرچ ہو گیا۔ جناب سپیکر، بعض اوقات اگر فلڈ آجاتے ہیں، لینڈ سلائیڈنگ ہو جاتی ہے، خدانخواستہ زلزلہ آجاتا ہے یا گندم پر سبسڈی دینی پڑ جاتی ہے، تو ایسے حالات میں

جس کیلئے بجٹ میں کوئی خاطر خواہ پروویژن نہیں ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ضمنی بجٹ کا آنا اور اضافی خرچہ ہونا مجبوری ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! بعض اوقات ہماری اپنی ایسی حکمت عملی، پالیسی جو کہ ہم خود دعوت دیتے ہیں کہ ضمنی بجٹ آئے، مثلاً جیسا ابھی ہماری گورنمنٹ نے بڑا اچھا فیصلہ کیا کہ اس نے اپنے صوبے کے جسطرح کے حالات تھے، ان کے باوجود ملازمین کی تنخواہوں میں پچاس فیصد اضافہ کیا، جسے ہم Appreciate کرتے ہیں کہ بہت اچھا اقدام کیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس وقت وہ پولیس فورس کو Ignore کر گئے۔ اس فلور پر اپوزیشن کی طرف سے لیڈر آف دی ہاؤس، اپوزیشن لیڈر نے بھی، باقی ہم سب نے بات کی لیکن یہ ایک ایسا امر ہے کہ یہ آپ کیلئے مجبوری ہوگی، کسی سٹیج پر بھی گورنمنٹ مجبور ہو جائے گی کہ ہم انکی تنخواہوں میں اضافہ کریں کیونکہ جو لوگ جان ہتھیلی پر رکھتے ہیں تو ان کے ساتھ حساب کتاب نہیں کیا جاتا۔ آخر میں گورنمنٹ کو ایسا سٹیج آئے گا کہ ان کو دینا پڑے گا۔ چونکہ اس وقت یہ مطالبہ ہماری طرف سے ہے اور حکومت اس کو شاید پریشر Consider کر رہی ہے تو اسلئے انہوں نے اس میں کوئی ایڈجسٹمنٹ نہیں کی۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ آنریبل منسٹر اس کے ایڈجسٹمنٹ کیلئے کوئی عندیہ ہمیں دیتے لیکن اس میں خاموشی اختیار کی گئی۔ جناب سپیکر! میرے خیال میں میں Foresee کر رہا ہوں کہ آئندہ بھی اس بجٹ میں ہمارا ضمنی بجٹ خواہ مخواہ آئے گا۔ جناب سپیکر! اس میں ایک اور چیز ہے جو ہماری اپنی ہے کہ CVT، CVT ہم پر مرکز کی طرف سے یہ Capital Value Tax لگایا گیا، اس کی قباحت آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ اس میں، چونکہ آپ کا لاء سے تعلق ہے، دیکھیں کہ چار پرسنٹ انہوں نے لگا دیا تو ساتھ انہوں نے یہ کہا کہ چار پرسنٹ اس صورت میں ہے کہ اگر اس کا جو ٹیکس ہے، وہ ساٹھ ہزار پانچ سو روپے بن جائے تو اتنی ویلیو پر ایک آدمی اگر Per Canal زمین خریدے اور اس پر یہ چار پرسنٹ لگے تو ساٹھ ہزار پانچ سو روپے ہو جائیں تب تو ٹھیک ہے، اگر یہ نہیں ہوتا تو پھر اس پر ایک سو روپے Per squar yard اس سے وصول کیا جائے اور اس ایک کنال پر ساٹھ ہزار پانچ سو روپے ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں ایک طرف اس کو بالکل پابند کر دیا ہے حالانکہ میں نے ایک آدمی سے اس دن بھی یہ کہا ہے کہ ہمارے علاقے ایسے ہیں کہ وہ Backward علاقے ہیں جہاں پر ہماری زمین پانچ ہزار روپے کنال بھی بکتی ہے تو اس پر ساٹھ ہزار پانچ سو روپے لوگ کیسے دیں گے؟ تو اس سے جو قباحت ہوئی ہے، وہ یہ ہوئی ہے کہ اس میں ساڑھے سولہ مرلے جو ہیں، وہ Exempted ہیں جی، جناب سپیکر، ساڑھے سولہ مرلے Exempted ہیں، اب لوگوں نے اگر دس کنال خریدنی ہے تو وہ ساڑھے سولہ، پندرہ پندرہ مرلے

کر کے اپنی ساری زمین پورے خاندان کے نام پر کر لیتے ہیں اور حکومت کو جو ریونیو جنریٹ ہوتی ہے یا Collect ہوتی ہے تو وہ تو ختم ہو گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اپنا تو کام کرنا ہے، وہ سال میں کریں گے، دو سال کے وقفے پر اپنے پندرہ پندرہ مرلے کر کے وہ کر لیتے ہیں تو اس کیلئے میں نے اپنی بجٹ تقریر میں یہ پروپوزل بھی دی تھی اور میں نے یہ ریکویسٹ بھی کی تھی کہ جیسے پنجاب میں، چونکہ اب ہمارے صوبے خود مختار ہیں، اب جبکہ وہ خود مختار ہیں تو صوبہ اپنا فیصلہ خود کر سکتا ہے۔ یہ تو مرکز کا نوٹیفیکیشن تھا، تو اب اگر یہ صوبہ بھی، جیسا کہ پنجاب نے دو پرسنٹ کر دیا ہے تو اس پر بھی دو پرسنٹ کر دے اور یہ دو پرسنٹ اس ویلیو پر ہو جس پر کوئی آدمی زمین خریدتا ہے یعنی انتقال کے اماونٹ پر، اسطرح وافر مقدار میں ہمارا ریونیو Collect ہو جاتا، تو یہ پہلے CVT ہم نے لگا تو دیا لیکن یہ وصولی نہیں ہو گی، تو چونکہ ہماری وصولیات کم ہونگی تو یہ بھی میں دیکھ رہا ہوں جی کہ یہ بھی ضمنی میں آئے گا جی۔ جناب سپیکر! پچھلی دفعہ گورنمنٹ نے بڑا اچھا ایک اقدام کیا ہے کہ Unattractive area کو ہزار روپے الاؤنس دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک بات یہ ہو گئی ہے کہ اس میں Unattractive area ایک ہی ہے لیکن اس میں ایک بات اور ہے کہ ایک Incentive کا لفظ جو ہے، وہ جو ساتھ چل رہا تھا جی، 1980-02-07، 1980-02-12 سے وہ آ رہا تھا، تو وہ Incentive ہے، Incentive Load جو ہے، وہ اسی طرح سے ہے کہ 125 روپے، 175 روپے اور 200 روپے۔ سکیل ایک کو پچھتر روپے اور سکیل پندرہ تک ایک سو پچھتر، ایک سو پچیس ہے اور اس سے اوپر جو ہے، دو سو ہے جی، تو میرے پاس ساری چیزیں اور فگرز ہیں، اگر پرائم منسٹر صاحب کو چاہئیں ہوں تو میں ان کو انشاء اللہ Provide کر سکتا ہوں جی، تو اب اس میں ایک بڑی بے چینی یہ ہے کہ ایریا Unattractive ہی ہے لیکن اب اس صوبائی گورنمنٹ نے جو پچھلے سال کیا ہے اور 2009-10 میں انہوں نے جو اناؤنس کیا ہے تو اس میں انہوں نے ہزار روپے دیے ہیں Un-attracted area کو اور جو Incentive Allowance ہے، وہ وہی پرانا 1980 سے پڑا ہوا ہے، وہ لوگ چلا رہے ہیں کہ ہمارا کیا گناہ ہے؟ ہمیں 1980 سے یہ Incentive دیا جائے اور اس کا نام تھا Incentive Allowance، وہ اس وقت دیا جا رہا تھا اور اب Unattractive Allowance اس کا نام رکھ دیا گیا تو اب ان کو تو ہزار روپیہ مل رہا ہے Per month اور ہمیں وہی پچھتر، ایک سو پچیس، ایک سو پچھتر اور دو سو روپے مل رہے ہیں، تو ان میں بڑی بے چینی ہے۔ اگر یہ بھی نہیں ہو گا تب جب گورنمنٹ کو یہ بڑھانے پڑیں گے، یہ بجٹ سے پہلے بھی میں نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا تھا، بجٹ میں بھی کہا تھا، اگر ابھی اس کو ایڈجسٹ کر

لیتے تو یہ کل اس پر بھی ضمنی آئے گا سر، خواہ مخواہ وہ بھی ان کے ملازم ہیں، اپنے صوبے کے لوگ ہیں، ان کو دینا پڑے گا۔ آپ اسی علاقے میں ہزار روپیہ ایک کو دے رہے ہیں جو کام کر رہا ہے اور ایک کو آپ دے رہے ہیں پچھتر روپیہ اور ایک سو پچیس روپیہ اور ایک سو پچھتر اور دو سو، تو یہ کیسے Possible ہو گا جناب سپیکر؟ باقی جناب سپیکر، میرے خیال میں دوسری بات یہ ہے جی کہ یہ تو میں نے بجٹ کے متعلق باتیں کیں، اب جنرل بات ہے جناب سپیکر، جیسا کہ میرا یہ صوبہ، میرے صوبے کے لوگوں کی ایک روایت ہے، ایک رواج ہے اور اس کے بعد ان کی ایک شہرت تھی، اس صوبے کا آدمی چاہے کراچی میں چلا جاتا ہے، چاہے لاہور میں چلا جاتا ہے، چاہے ملک کے کسی حصے میں ہو، چاہے وہ کلاس فور کی سیٹ پر ہوتا یا کسی اعلیٰ عہدے پر ہوتا تو وہ ادارہ اور وہ مالک جس کے پاس وہ ہوتا تھا، اس پر فخر محسوس کرتا تھا، اسلئے فخر محسوس کرتا تھا کہ یہ ان پٹھانوں کی ایک روایت تھی کہ وہ مرمٹیں گے، سب کچھ کریں گے، وہ صحیح مسلمان ہیں، صحیح پٹھان ہونے کے ناطے سے وہ بددیانت نہیں ہیں اور ایماندار ہیں، بہادر ہیں اور جرات مند ہیں لیکن جناب سپیکر، وہ لوگ جو اسے نہیں چاہتے تھے اور وہ، عیار میں انکو کہوں گا، جنہوں نے اس صوبے کے امن کو تار تار کیا جو کہ باہر کے کسی کے ایجنڈے پر چل رہے تھے اور انہوں نے آکے میرے اس صوبے کے امن کو تہس نہس کیا اور خاصکر ملاکنڈ کو اور اس کے بعد میرے علاقہ غیر میں اور باقی پورے صوبے میں۔ تو اب میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس گورنمنٹ کو کہ انہوں نے فوج کے ساتھ، مرکزی گورنمنٹ کے ساتھ، پولیس کے ساتھ، ایف سی کے ساتھ، باقی لاء انفورسمنٹ ایجینسیز کے ساتھ مل کر ان دہشت گردوں کو ٹارگٹ کیا جو کہ ان کا ایک بہت بڑا اچھا اقدام ہے جی لیکن اس کے ساتھ میں یہ چاہتا ہوں اور میں یہ کہونگا کہ اگر کوئی کام In time کیا جائے تو میرے خیال میں اس میں اتنی کوئی تردد نہیں ہوتی، آپ نے دیکھا کہ ہمارا پورا صوبہ اور ہمارا ملاکنڈ تہس نہس ہو گیا جس پر ہماری پوری اے ڈی پی لگ جائے تو پھر بھی ہم اسے کتنے سالوں میں بحال کریں گے؟ اگر یہ In time ہو جاتا، ان لوگوں کا ایک مطالبہ تھا، وہ دین کی آڑ میں جو چند غلط لوگ بھی تھے، انہوں نے بھی دین کی آڑ پکڑی ہوئی تھی، علماء بھی تھے اور وہ ان کا دین کا بہت اچھا مطالبہ تھا، چونکہ ہمارا یہ ملک حاصل ہی اسلام کے نام پر ہوا ہے تو ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس میں اسلامی نظام ہو لیکن وہ نظام عدل چاہ رہے تھے، وہ نظام عدل چاہنے والے جو تھے، وہ مخلص تھے لیکن اس میں جو غلط لوگ گھس گئے اور انہوں نے اس کو Highlight کیا اور اس میں کچھ لوگ ان کو دہشت گردی کی طرف لے گئے، میں کہتا ہوں کہ سابقہ گورنمنٹ یا یہی گورنمنٹ اگر اس وقت شروع سے ہی

نظام عدل نافذ کر دیتی تو میرے خیال میں ان غلط ٹائپ لوگوں کو کسی چیز میں آگے آنے کا اور دہشتگر دی کو فروغ دینے میں کوئی موقع نہ ملتا۔ جناب سپیکر! اسی طرح آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے میری یہ عرض ہوگی کہ حالات جہاں بھی بگڑیں، ملک ہو، صوبہ ہو، جو بھی ہو، ہمارا یہ ملک ایک جسم کی حیثیت رکھتا ہے، ہمارا صوبہ ایک جسم کی حیثیت رکھتا ہے اور جسم میں جس جگہ کوئی تکلیف ہوگی تو سارا جسم درد محسوس کریگا، پریشانی محسوس کریگا۔ جناب سپیکر! اسی طرح اس وقت میرا ہزارہ ڈویژن پریشانی میں ہے، جس میں کچھ لوگ ایسی سٹیٹمنٹس دے رہے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے، میرے خیال میں اس طرح سے کبھی امن یا اچھائی کی طرف ہم نہیں جا سکتے۔ اگر اس میں بہتری کی کوئی بات کی جاتی تو، دیکھیں، ابھی یہ اے ڈی پی گزری ہے، اس میں کوئی Fruitful چیزیں ہمیں نظر آتیں تو میری ہزارہ وال قوم دیکھتی کہ ہمارا انہوں نے کچھ تدارک کیا۔ اس کے بعد اگر ان کا ایک جائز، جمہوری اور آئینی مطالبہ ہے تو اس پہ وہ پرامن طریقے سے اپنا احتجاج کر رہے تھے، انکا حق ہے، ہر آدمی کا حق ہے، ہر شہری کا حق ہے کہ پرامن احتجاج وہ کر سکتا ہے لیکن ہماری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی نااہلی کی وجہ کہ انہوں نے ایسے پرامن جلوس پر، پرامن Gathering پر دفعہ 144 کا جواز پیدا کر کے ان پر فائرنگ کی، جس میں کچھ لوگ شہید ہوگئے، اس میں دوڈھائی سو آدمی زخمی ہوگئے، تو میں جناب سپیکر، آپکی وساطت سے گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں اور میں اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ 20 تاریخ کو دفعہ 144 لگا ہوا تھا، کراچی جو کہ میرے ملک کا سب سے بڑا شہر ہے، اس میں کتنا بڑا جلوس نکلا، کیا اس پر کوئی فائرنگ کی گئی؟ اس میں کوئی مارا گیا، کیا اس پر کچھ کیا گیا؟ برداشت کیا وہاں کی گورنمنٹ نے اور وہ جلوس شام کو ختم ہوگیا۔ اسی طرح احتجاج ہوتے ہیں، صبح ہوتے ہیں اور شام کو ختم ہو جاتے ہیں۔ قومیں نکلتی ہیں، کرتی ہیں اپنا اپنا احتجاج جمہوری طریقے پہ لیکن انہیں باغوں میں ناحق شہید کیا گیا اور اسکے بعد جناب سپیکر، اس پر ظلم در ظلم کہ پھر اسکے بعد پندرہ سو گولیاں چلائی گئیں، وہ بھی پولیس نے پندرہ سو گولیاں چلائیں۔ اب یہ رپورٹ آگئی ہے تو اس میں پندرہ سو گولیاں چلانے والے پلڑے میں برابر ہیں اور جس نے کھائی ہیں، وہ بھی برابر ہیں۔ اس میں ایڈمنسٹریشن بھی برابر شریک ہے اور اس میں سیاسی بھی برابر کے شریک ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کو یہی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> قلندر خان صاحب، Come to the point، آپ بجٹ پر بحث کریں، اس کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ Wind up your speech، آپ کو بہت ٹائم دے دیا گیا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اسکا تعلق ضمنی بجٹ سے ہے، اس کا تعلق ضمنی بجٹ سے ہے۔ جیسا کہ میرا ملاکنڈ تباہ ہوا، آج اس پر سارا میرا بجٹ جو ہے، کل اگر گورنمنٹ تباہ کرے گی ہزارہ کو تو پھر اس کو۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Please conclude your speech-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں قلندر لودھی صاحب۔ قلندر لودھی صاحب! آپ دیکھیں، You should confine yourself to the point، آپ نے بہت ٹائم بھی لے لیا ہے، اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور یہ Irrelevant جو آپ کہہ رہے ہیں تو اب آپ اپنی سپیچ کو Conclude کرلیں تاکہ میں دوسرے ممبر کو فلور دے دوں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Conclude کریں پلیز، آپ نے بہت ٹائم لے لیا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ ضمنی بجٹ اس طرح سے ہے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Confine yourself to your own points.This is general discussion on Supplementary Budget and you should confine yourself to only that one.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ہوتا ہے یا تو ناگہانی کوئی آفت آجاتی ہے، فلڈ آجاتا ہے، لینڈ سلائیڈنگ آجاتی ہے، زلزلہ آجاتا ہے تو چونکہ وہ Unforeseen items ہوتے ہیں، اسلئے پہلے سے بجٹ میں اس کی پروویژن نہیں ہوتی تو اسلئے اضافی بجٹ بعد میں دینا پڑتا ہے۔ اس طرح کے حالات جو آجاتے ہیں تو میں جناب سپیکر، یہ چاہونگا کہ صحیح حالات میں ہمارا بجٹ پہلے سے ایسی پلاننگ سے بنایا جائے تاکہ کل اس پر ہمیں کوئی ضمنی بجٹ کی ضرورت نہ پڑے اور اس میں زیادہ اخراجات نہ اٹھیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ ہمارے ہاں لاء اینڈ آرڈر کے حالات خراب ہوگئے تو اس کی ہم منظوری بھی دیں گے، ہم مانتے ہیں کہ وہ کسی کے اختیار میں نہیں تھا، اس میں اسلئے پولیس میں بھرتی زیادہ کرنی پڑی کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا، آگ جلائے گئے اور سب کچھ، میں یہی چاہونگا کہ آئندہ ایسے حالات پر نظر رکھی جائے تاکہ دوبارہ ایسے حالات پیدا نہ ہوجائیں کہ کل جس پر دوبارہ اس قسم کے اربوں روپے کے خرچے اٹھیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much. Next one, the honourable Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, please. Nalotha Sahib.

<u>سردار اورنگ زیب نلوٹھا:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں آپکا کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں جناب سپیکر صاحب، انتہائی مختصر، چند منٹوں میں اپنی بات کو ختم کرونگا۔ ہر سال حکومت جب بجٹ پیش کرتی ہے تو اسکے ساتھ ضمنی بجٹ بھی پیش کیا جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کیلئے یہ ضمنی بجٹ بار بار پیش کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کوئی ایسا بجٹ پیش کیا جائے جس میں ضمنی بجٹ کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بہر حال پھر بھی جو گزشتہ سال آئی ڈی پیز کے حوالے سے، پولیس کی تنخواہوں کے حوالے سے اور ترقیاتی سکیموں کے اخراجات کے حوالے سے انہوں نے ضمنی بجٹ پیش کیا، وہ تو جناب، کسی حد تک ٹھیک ہے اور ہم اسکو سپورٹ کرتے ہیں لیکن جاریہ اخراجات کی جو مختلف محکموں کے حوالے سے تفصیل پیش کی گئی ہے، 30.614 ملین، مختلف محکموں کے حوالے سے جو اضافی اخراجات ہوئے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ خود محکموں والے بجٹ تیار کرتے ہیں اور پھر سال کے پورا ہونے کے بعد، مکمل ہونے کے بعد پھر اس پر یہ اضافی اخراجات آجاتے ہیں، تو محکموں کو ڈسپلن کے اندر رہتے ہوئے اور اپنے بجٹ کے اندر رہتے ہوئے اخراجات کرنے چاہئیں۔ ہر سال یہ محکمانہ حوالے سے جو اضافی اخراجات مانگے جاتے ہیں، یہ میرے خیال کے مطابق کسی بھی طریقے سے ٹھیک نہیں ہیں اور یہ نہیں ہونے چاہئیں۔ میری یہ تجویز ہے اور جناب، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ شکریہ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you. Next one, Janab Iqbal Din Sahib, honourable MPA. Not present, it lapses. Janab Hayat Khan, honourable MPA. Malik Hayat Khan, please.

<u>جناب حیات خان:</u> سر، ما وئیلی وو چه زۀ به سبا نه بل سبا په دے باندے تقریر کوم۔ تیاری مے نه دے کړے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Janab Fazlullah Sahib, honourable MPA. Next one, Mohtarma Noor Sehar Sahiba, honourable MPA. Noor Sehar Sahiba, please. Noor Sehar.

<u>محترمہ نور سحر:</u> جی، سب سے پہلے اپوزیشن بھائیوں کیلئے ایک شعر ہے:

ے تنہائی جب مقدر میں لکھی ہے
توکیا شکایت ہے اپنے اور بیگانے سے
ے ہم مٹ گئے جنکی چاہت میں فراز

وہ باز نہیں آئے ہمیں آزمانے سے

تھینک یو۔ سپیکر صاحب، میں اپنی بات شروع کرتی ہوں ضمنی بجٹ کے حوالے سے کہ ابھی ہمارے قلندر لودھی صاحب نے ملاکنڈ کا ذکر کیا، تو میں ان سے یہ کہتی ہوں کہ ملاکنڈ تو پاکستان کا وہ حصہ ہے جو زخمی زخمی ہو کر، چیر چیر ہو کر رہ گیا ہے لیکن اللہ کے فضل سے ہماری وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کی میں بہت شکر گزار ہوں اور ان کو سلام پیش کرتی ہوں کہ بہت ہی تھوڑے سے عرصے میں انہوں نے ان کو ایڈجسٹ کیا، آج ہم ان پر فخر کر رہے ہیں لیکن انکا نام لینے سے پہلے آپ سوچیں کہ ان پر کیا گزری ہے؟ آپ ہزارہ کی بات کرتے ہیں تو ہزارہ تو آپ نے خود اپنے لئے ایک مصیبت بنائی ہوئی ہے۔ جس دن سے پختونخوا کا نام آیا ہے تو اس دن سے آپکو مصیبت پڑی ہوئی ہے اور جس سے لوگ فائدہ اٹھا کر آپ لوگوں کو اور بھی بھڑکا رہے ہیں اور آپ ان کی باتوں میں آکر خود اپنے لئے مسئلے نہ بنائیں۔ ہم نے خود تو نہیں بنائے تھے، ہمیں تو قدرت کی طرف سے ملے تھے اور آپکی گورنمنٹ سے ہمیں یہ ملے تھے جو پانچ سالہ گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ 2007 میں جو دھماکے ہوئے تھے تو وہ سنتر دھماکے ہوئے تھے اور 2007 میں ہم موجود نہیں تھے، یہ کہاں سے آئے تھے؟ یہ آپ کی وراثت سے ہمیں ملے تھے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، یہ ضمنی بجٹ سے ہٹ کر بات کر رہی ہیں، ان کو کہیں کہ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نور سحر، Confined to your point، آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ Come to the point, to the point.

<u>محترمہ نور سحر:</u> ضمنی بجٹ کے حوالے سے آتی ہوں کہ ایک مصیبت سے ہو کر ہم آئے ہوئے ہیں، یہ جو ہمارے پچھلے سال کا بجٹ تھا، شکر کریں کہ ہم نے آج کس طرح اچھا بجٹ بنایا۔ وہ حالات اللہ کسی پر نہ لائے، کسی گورنمنٹ پر بھی نہ لائے جس سے ہم پچھلے سال گزر چکے ہیں۔ کتنے آئی ڈی پیز آئے تھے، اگر لوگوں کے گھر دس مہمان آجاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ کس طرح انکو ایڈجسٹ کریں گے؟ ہمارے تو پچیس، تیس لاکھ بندے آکر بیٹھ گئے تھے اور انکو کس طرح ہم نے خوشی سے رخصت کیا ہے؟ کتنے کم عرصے میں انکو ایڈجسٹ کر کے انکو عزت کے ساتھ واپسی دی ہے؟ ابھی ان کی Rehabilitation ہو رہی ہے۔ ہماری پولیس کے کتنے بندے شہید ہو گئے ہیں اور ان کو کتنے پیسے ہم نے دیئے ہیں؟۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نور سحر۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> جی سر، بجٹ پر بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، جی ضمنی بجٹ پر بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پر آجائیں، پلیز بجٹ پر آجائیں۔

محترمہ نور سحر: بجٹ میں اسلئے خسارہ ہے کہ یہ مسئلہ تھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پر آجائیں، پلیز بجٹ پر آجائیں۔

محترمہ نور سحر: میں اپنے ضمنی بجٹ کے حوالے سے کہہ رہی ہوں کہ ہمارا بجٹ اسلئے کم ہو گیا کہ اتنے مسائل ہمیں درپیش تھے، ویسے بجٹ کم نہیں ہوا تھا، جتنے مسائل سے ہم گزرے ہیں، اس سے کوئی بھی حکومت اس طرح سے نہیں گزری۔ سیکورٹی ہمارا مسئلہ بنا ہوا تھا، شہداء کو ہم نے کافی پیسے دیئے ہیں اور Rehabilitation میں بھی جا رہے ہیں تو یہ کہاں سے آتے ہیں؟ یہ ہمارے ان لوگوں کو اس صوبے کی وساطت سے جاتے ہیں اور صوبے کو وفاق سے آتے ہیں۔ جب وہاں سے آتے ہیں تو یہاں پر ہم لوگوں کو دیتے ہیں اور لوگوں کو ایڈجسٹ کرواتے ہیں، سیکورٹی وائز پولیس کو دیتے ہیں۔ یہ جو روڈز کے اوپر سارا دن سیکورٹی والے، جو دس کی بجائے ہم نے تیس تیس کیئے اور تیس کی بجائے چالیس چالیس رکھوا دیئے آپکی رکھوالی کیلئے، تو انکو کہاں سے ہم ایڈجسٹ کرتے ہیں؟ اسی بجٹ میں ہم انکو ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ آپ کو تو اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اتنے کم عرصے میں اور اتنے اچھے خلوص سے اپنے لوگوں کو ایڈجسٹ کروایا اور ہزارہ والے بھی ہمارے بھائی ہیں اور اگر ادھر بھی کچھ ہوتا ہے تو ان کیلئے دل و جان قربان کرتے ہیں لیکن یہ ہے کہ یہ بات نہ کریں کہ ملاکنڈ ڈویژن اور اسکا ایک ہی حال ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن کی حالت کچھ اور تھی اور ہمارا بجٹ جو ہے، وہ تو اسلئے خسارے میں آگیا ہے کہ اس دفعہ ہمارے صوبے کے حالات بہت خراب تھے اور بہت تشویشناک تھے جس کو ہم نے صحیح کروایا، لوگوں کی تنخواہیں ہم نے بڑھا دی ہیں۔ بار بار پولیس کا جہاں پر ذکر ہوتا ہے تو 100% انکی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں تو 100% کہاں سے بڑھائی گئی ہیں؟ اسی گورنمنٹ نے تو انکو دی ہے۔ باقی آسمان سے تو اتر کے کوئی نہیں لایا؟ تو گورنمنٹ نے ان کی تنخواہیں بڑھائی ہیں۔ ابھی 100% پھر ہم نے لوگوں کی تنخواہیں بڑھائی ہیں تو حکومت کی اچھی چیزوں اور Achievements کو بھی سراہا جاتا ہے، یہ نہیں کہ ہمیشہ تنقید کی جاتی ہے۔ تو میں آپ سے یہ گزارش کرتی ہوں، اپوزیشن بھائیوں سے کہ ٹھیک ہے آپ اپوزیشن والے اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن کبھی گورنمنٹ کیلئے بھی اچھے دو الفاظ بول دیا کریں کہ انہوں نے ایسے حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا

ہے کہ صوبہ کس دہانے پر کھڑا ہوا تھا؟ ہم تو حالت جنگ میں تھے اور جنگ کے حالات میں بجٹ بنانا مشکل سے مشکل ترین کام تھا لیکن اللہ کے فضل سے وہ کام ہم نے پورا کر دیا اور آج جو بجٹ آیا ہے تو اسکو بھی Appreciate کریں کہ کتنا اچھا بجٹ ہم نے پیش کیا، کتنے Achievements ہم اس میں لائے ہیں۔ میں اس بندے کا نام لیتی ہوں کہ جو ہر روز نئے مسئلے پیدا کرتا ہے اور ایسا دن نہیں ہے کہ اس نے کوئی مسئلہ پیدا نہ کیا ہو لیکن اللہ کے فضل سے، اللہ پر ہمارا یقین ہے اور اس خون پر ہمارا یقین ہے کہ جس نے خون کی بازی لگا کر ہمیں یہ گورنمنٹ دی ہے اور اتنی آسانی سے وہ اس پر قابو پا لیتا ہے، آسانی سے وہ ان مشکلات سے گزر جاتا ہے مگر اس فلور پر اس بندے کا نام لینا کسی نے آج تک گوارا نہیں کیا جس نے یو این او کے کانفرنس میں صدر پاکستان بن کر سب سے پہلے اعلان کیا کہ پختونخوا کا نام میں یہاں لیتا ہوں، تو اس نے اسفندیار ولی کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی بناء پر یہ نام لیا اور آج ان کی کوششوں سے یہ پختونخوا نام بنا ہے۔ وہ اگر ساتھ نہ دیتا تو بڑا مشکل ہو جاتا، آج اسی گورنمنٹ نے پختونخوا کا نام ہمیں دیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب،، بجٹ پر تقریر کریں، یہ بجٹ پر نہیں بول رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، No cross talking۔

محترمہ نور سحر: اس گورنمنٹ نے ہمیں پختونخوا کا نام دیا ہے، یہ آصف علی زرداری صاحب تھے جنھوں نے پختونخوا کا نام دیا ہے، ترسٹھ سال میں کسی نے اتنی جرات کی تھی؟ آخر انہوں نے جرات کی ہے کہ یہ پختونخوا کا نام دیا ہے اور آج پختونخوا کے نام سے سب کو آگ لگی ہوئی ہے اور ہم فخر کرتے ہیں کہ ہمارے پیپلز پارٹی کے صدر، صدر آصف علی زرداری صاحب کی وجہ سے ہمیں یہ نام ملا ہے اور پختونوں کو وہ مقام دیا ہے جس کی تلاش میں ہم نے ترسٹھ سال گزار دیئے ہیں۔ اگر آپ اس کو Appreciate نہیں کر سکتے تو کم از کم اس پر تنقید تو نہ کریں۔ اگر آپ کو ہزارہ نام چاہیئے تو پہلے آپ کہہ دیتے، ابھی خیبر کا نام کس نے دیا ہے؟ نواز شریف نے دیا ہے۔ خیبر کا نام دیتے وقت اس کو ہزارہ یاد نہیں تھا؟ آپ اس کا نام لے کر چیخیں کہ کیا ان کو اس وقت ہزارہ نام یاد نہیں تھا؟ خیبر کی جگہ ہزارہ لکھ دیتا، ہمیں تو تکلیف نہیں تھی، ہم نے تو پختونخوا کا نام مانگا تھا، ہم نے خیبر کا نام تو نہیں مانگا تھا، انہوں نے خیبر کا نام لگا کر ہمیں دیا ہے۔ اب وہ ہزارہ کا نام لگا سکتا ہے، یہ آپ کا اور ان کا مسئلہ ہے، ان کے ساتھ نبھائیں۔ ہم نے تو ان کو کھلے عام اجازت دی تھی کہ جو نام آپ کو پسند ہو، ان کو ایک عزت دی اور انہوں نے اس عزت کا فائدہ اٹھا کر خیبر کا نام دیا ہے جس پر ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Thank you, Noor Sehar. Now the next one, Mohtarma Shazia Aurangzeb Sahiba, please-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، جناب سپیکر-----

Mr. Deputy Speaker: please no cross talking…

(قطع کلامی)

Mr. Deputy Speaker: You please, Mohtarma Shazia Aurangzeb Sahiba, MPA, please.

Ms. Shazia Aurangzeb: Thank you, Mr. speaker-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک ریکویسٹ ہے کہ Confine your speech to the supplementary budget اور مختصر کریں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: Yes, alright, thank you. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you, Mr. Speaker and thank you very much for honouring me for the second time in this second round of Budget presentation. جناب سپیکر! آج کے اس صوبائی ضمنی بجٹ میں اتنے Technical flaws ہیں، جناب سپیکر، اتنے Technical flaws ہیں کہ اتنے Technical flaws تو کبھی ایم ایم اے کی حکومت کو چلانے میں بھی نہ تھے۔ یہ بجٹ صرف Presumptions کی بنیاد پر بنایا گیا ہے اور اس میں ان فنڈز کے بارے میں بات کی گئی ہے جو کہ نہ ان کو ملنے ہیں اور نہ ان کا کوئی وجود ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو ایسی مثال ہوئی کہ جیسے ہم کہتے ہیں کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے، ہم Claim کرتے ہیں تو کیا کشمیر ہمارا ہوا؟ بھارت کہتا ہے کہ پاکستانی کشمیر ان کا اٹوٹ انگ ہے تو کیا پاکستانی کشمیر ان کا ہوا؟ جناب سپیکر! یہ صوبائی حکومت ان فنڈز کی بات کرتی ہے جو Presumptions کے اوپر Based ہے اور سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ ان فنڈز کا تو وجود بھی نہیں اور ان کھاتوں میں بھی اپنے پراجیکٹس ڈال دیئے ہیں۔ جناب سپیکر، دو کھرب، چورانوے ارب کے اس بجٹ میں ان پچیس ارب فنڈز کا بھی ذکر ہے جو کہ یہ Expect کرتے ہیں کہ واپڈا ان کو دیگا لیکن جناب سپیکر، جیسا کہ میں نے اپنی Last Speech میں کہا تھا کہ واپڈا کے ممبر فنانس، چوہدری عبدالقدیر نے Disclose کیا کہ واپڈا Broke ہو چکا ہے، واپڈا کے پاس فنڈز نہیں ہیں کہ وہ اس صوبے کو دیں اور اس کیلئے جناب سپیکر، انہوں نے آئی ایم ایف سے کمٹمنٹ بھی کر لی ہے کہ وہ ٹیرف کو بڑھائیں گے اور وہ اس صوبے کے عوام کو مزید کھینچیں گے، ان کا خون نچوڑیں گے اور ان کی چمڑیوں کو

اور کھینچیں گے تو پھر یہ پیسے اس صوبے کو دیں گے لیکن تب بھی ایسا نہیں ہوگا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ اصلی بجٹ سے بھی زیادہ Important ہوتا ہے اور اس کی Reasons یہ ہوتی ہیں کہ یہ صوبائی حکومت اپنے پلاننگ، اپنی وژن اور اپنی پالیسی کو شو کرتا ہے، But on the counter, Mr. Speaker, انہوں نے تو Prove کر دیا کہ Planners ان کے پاس نہیں ہیں، پالیسی میکرز ان کے پاس نہیں ہیں، وژن ان کی بڑی کمزور ہے کیونکہ جناب سپیکر، ان کے جتنے بھی محکمے ہیں، انہوں نے اپنے پچھلے سال کے ریکارڈ میں ٹیکس اینڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو جو ٹارگٹ مقرر کیا تھا اور مثال کے طور پر جناب سپیکر، اگر انہوں نے ایک کروڑ کا ٹارگٹ سیٹ کیا تھا، انہوں نے یہ Expect کیا تھا کہ وہ ایک کروڑ Recover کرینگے لیکن انہوں نے مثال کے طور پر Recover کیئے دس لاکھ روپے تو نوے لاکھ روپے خسارے میں چلے گئے۔ جناب سپیکر، اصلی معنوں میں ان کی کتابیں کہتی ہیں کہ ٹیکس اینڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے سال چار سے پانچ ارب روپے کا خسارہ کیا، انہوں نے Recoveries نہیں کیں۔ جناب سپیکر، ایک طرف پانچ ارب روپے کا خسارہ ہے تو دوسری طرف پچیس ارب روپے واپڈا کا خسارہ ہے تو جناب سپیکر، پینتیس ارب روپے کا ٹیکہ تو یہ عوام کو لگا چکے، یہ بجٹ تو Already خسارے میں جا چکا ہے، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں اپنے فنانس منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہونگی کہ چونکہ جب بجٹ بنایا جاتا ہے تو اس میں سوشل سیکٹرز کو فنڈز کی کچھ Allocations ہوتی ہیں اور کچھ ہوتی ہیں Developmental یا Productive Sectors کو، انہوں نے سوشل سیکٹرز کو 70% کی Allocations کی ہیں اور اس کے برعکس Productive Sectors کو 20% انہوں نے Allocations کی ہیں اور ان Productive Sectors میں ہمارا ٹورازم، ہماری انڈسٹریز اور اس میں ہمارے جنگلات بھی آتے ہیں اور دوسری طرف سوشل سیکٹرز میں ہماری ہیلتھ، ایجوکیشن اور صوبوں والے سیکٹرز آتے ہیں اور اس میں پبلک ہیلتھ کی ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے تو جناب سپیکر، میں ان سے پوچھنا چاہونگی کہ ان کی وژن اتنی کمزور کیوں تھی؟ ان کی پالیسیز کیوں Self reliance پر Base نہیں ہوتیں؟ اور آپ دیکھیں کہ جناب، آج تو سویٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے اور ان کی پوری کی پوری ریونیو جو ہے، تو وہ ٹورازم سے Generate ہوتی ہے لیکن یہاں پہ دیکھیں کہ ان سیکٹرز کو تو اتنے فنڈز دیئے ہی نہیں گئے۔ جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں کہ مردان میں انڈسٹریل زون کھولیں گے، چلیں ہم مان لیتے ہیں کہ یہ اس سال میں یا اگلے سال میں وہ کھول بھی لیں گے لیکن ان Sick Units کا کیا ہوا؟ جناب سپیکر، ان Sick Units کا کیا ہوا، جن کو اگر یہ

Revamp کرتے تو ان کی وہ Promises کہ پانچ ہزار لوگوں کو یہ روزگار فراہم کریں گے، تو آج اگر یہ ان Sick Units کو Revamp کرتے تو یہ دس لاکھ لوگوں کو صوبے میں روزگار فراہم کر سکتے تھے۔
جناب، ان کی وژن، ان کی Failure اور ان کی پالیسیز کی کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ They have got such bad governance. Mr. Speaker, they have got bad governance and bad policies. جناب سپیکر، یہ ایک مایوس کن بجٹ ہے اور ہم ان کیلئے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ جناب، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں کہ انگوٹھا لگائیں گے، ہم اگر اعتراض بھی کریں، ہم شور بھی کریں، ہم روئیں اور ہم پیٹیں بھی لیکن جناب سپیکر، ہمارے رونے اور پیٹنے سے کچھ نہیں ہوگا کیونکہ ان کے ہی Colleagues ہاتھ اٹھا کے ان کے بجٹ کو Approve کریں گے اور اس صوبے کے بجٹ کو خسارے کی طرف لے جائیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Next one, Jnanb Ziad Akram Durrani Sahib. Not present it lapses. Next one, Janab Naseer Muhammad Khan Maidadkhel, honourable, MPA. Not present it lapses. Next one, Javed Abbassi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر! زما دے خور خبرے اوکڑے خو د عباسی د تقریر نه مخکښې زهٔ د هغے خبرو جواب ورکوم، تاسو مهربانی اوکړئ او ما له اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: شکریه، جناب سپیکر۔ سرا زهٔ خپلے محترمے خور شازیه اورنګزیب صاحبے ته دا وایم جی چه کم از کم د ریونیو او د ټیکس باره کښے خبره دوئ اوکړه چه د ګورنمنټ وژن نشة او د ګورنمنټ پلاننګ نشته او د ګورنمنټ Failure دے خو په څیزونو باندے او په ضمنی بجټ ئے نه دے کړے خو زهٔ بیا هم لږ غوندے دے خور ته په دے August House کښے دا شے کلیئر کول غواړمه چه په مفروضو باندے خبرے نه دی پکار، لکه چه مثال ئے ورکړو چه یو کروړ د ټیکس ټارګټ وو او هغے کښے یو لاکھ روپئ ریکوری اوشوله او باقی اونشوه، دا د ګورنمنټ Failure دے، زهٔ دا ګزارش کوم چه په دے صوبه خیبر پختونخوا کښے د ټیکس جنریشن چه کوم ډیپارټمنټ کوی، په هغے کښے

ایکسائز اینډ ټیکسیشن د ټولو نه سینیئر ډیپارټمنټ دے او د دے پراونشل ټیکسز چه څومره وی، تقریبا 60% ریونیو دغه ډیپارټمنټ جنریټ کوی، باقی دا نور درے څلور ډیپارټمنټس چه دی نو هغه 40% یا 42% جنریټ کوی۔ زهٔ دے خپلے خور ته دا ګزارش کول غواړمه چه مونږ ته د ګورنمنټ د طرف نه کوم ټارګټ په پریویس کال کښے ملاؤ شوے وو نو مونږه هغه ټارګټ 100% هم Achieve کړے دے او د دے کال دا کرنټ ایئر چه کوم روان دے، د دے ټارګټ هم چه مونږ ته کوم ملاؤ شوے وو، هغه لا نن هم مونږ سره د تیس تاریخ پورے ورځے شته خو د الله کرم دے او د ډیپارټمنټ محنت وو چه مونږ هغه ټارګټ په اکیس تاریخ باندے Access کړے دے۔ (تالیاں) نو دا خبره کول هسے مضحکه خیز ده چه ګورنمنټ ټیکس کلیکشن نه دے کړے او په مفروضو باندے خبرے دی نو ځکه ما دا وضاحت ضروری ګڼړلو چه زما د دے خور نالج او وژن ډیر زیات دے، مونږ ئے Appreciate کوؤ خو کم از کم ما دا تصحیح غوښته، ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید عباسی صاحب، پلیز۔ جاوید عباسی صاحب۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر! جناب سپیکر! ایک منٹ، دلته د دس ارب روپو خبره ئے کړے ده۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: No debate please. No debate please, No.

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: بس اس نے جواب دے دیا۔ پلیز جاوید عباسی صاحب۔ جاوید عباسی صاحب۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: ما ته به د دے Explanation راکوی، ما ته دا دے دا ټول کتابونه هم کهلاؤ دی، نن وائټ پیپر، دا صرف په ډکولو باندے خو نه کیږی جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔ تھینک یو ویری مچ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ شاید روایت بھی رہی ہے اور یہ ہمیشہ ضمنی بجٹ پہلے بھی آتا رہا ہے اور آئندہ بھی آتا رہے گا، اس کیلئے ضروری ہے کہ جب آج ہم یہ بجٹ سٹڈی کر کے پاس کر رہے ہیں تو بہت سی چیزیں نئی آتی ہیں اور نئی آئیں گی وقت کے لحاظ سے اور بہت

ساری چیزیں آج کوئی بھی حکومت ہو، اس وقت شاید اندازہ نہیں ہو سکتا، انہیں بعد میں لانا پڑیگا اور اس بجٹ میں ایک دفعہ یہ معاملہ اسلئے بھی ہوا ہے کہ بڑی اماؤنٹ آئی ہے جو دس ارب روپے ہائیڈل کے اور بہت سا آئی ڈی پیز کیلئے پیسہ آیا تو وہ بھی اس August House میں انہیں لانا چاہیئے تھا جو انہوں نے اس کے ساتھ یہاں Reflect کیا ہے۔ جناب سپیکر، میری صرف چند گزارشات ہیں اور میں اس پہ بہت مختصر بات کرونگا، میں نے بجٹ سپیچ میں ڈیٹیل بات کی ہے اور ہماری پہلی تقریر میں بھی حکومت سے یہ گزارش رہی ہے اور آج بھی ہے کہ جن ڈیپارٹمنٹ کا، میری بہن نے آئی ڈی پیز کے متعلق بات کی ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی جو سچویشن ملاکنڈ میں گزری ہے، وہاں کی جو صورتحال تھی اور جو کچھ وہاں کیا گیا تو ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور حکومت Justified ہے اور اگر اس سے زیادہ بھی وہاں بہتری لانے کیلئے کہتے تو ہم اس کو بھی سپورٹ کرتے، یقیناً وہ مشکل حالات تھے اور کسی نے اس پر Object نہیں کیا۔ جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر کا معاملہ بھی بہت ضروری تھا اور بہت بڑی تعداد میں ہماری بہنیں اور بھائی آئی ڈی پیز ہو کر باہر آئے تھے۔ اس سال کا بجٹ اور آئندہ کا بجٹ بھی اگر لگ جائے تو ملاکنڈ کے بھائیوں کیلئے قربانی دینے کیلئے ہم اور سارا ہاؤس تیار ہے اور انشاء اللہ تیار رہے گا۔ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کی اور نہ ہمارے ذہن میں آئی ہے اور وہ ضروری تھے۔ ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ بجٹ تو ہر مہینے میں نہیں آ سکتا لیکن جو پیسہ ہے تو وہاں آئی ڈی پیز پر خرچ کیا جائے اور بعد میں ہاؤس میں لایا جائے تو انشاء اللہ ہم اس کی منظوری دیں گے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں حکومت کو، پولیس کو اور دوسری لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کو بھی کہ ان مشکل حالات میں انہوں نے ملاکنڈ میں امن لایا اور یہ امن کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکتا تھا کہ اگر ہماری ساری پولیٹیکل قوتیں اور پولیٹیکل جماعتیں اس معاملے کو سپورٹ نہ کرتیں لیکن جناب سپیکر، کچھ محکموں کے متعلق ہمیں ضروری معلومات چاہئیں۔ اگر حکومت کی طرف سے جناب وزیر خزانہ صاحب بھی اس کو سنیں اور اگر انہیں ناگوار نہ گزرے کہ جن محکموں کے اوپر کرپشن کے الزامات تھے، جن محکموں میں کرپشن کی وجہ سے ملازمین یا آدمی نکالے گئے تھے یا جن محکموں میں کرپشن کی انوسٹیگیشن جاری تھی، انہوں نے اگر زیادہ پیسہ خرچ کیا تو میرا خیال تھا کہ وہ Justified نہیں ہے جناب سپیکر، ان کو روکنا چاہیئے تھا ہاؤس میں۔ اس وقت جب ضمنی بجٹ ہے تو ان سے پوچھتے کہ جناب ٹھیک ہے لیکن یہ بہت اچھا ہوتا کہ اگر آج کے ضمنی میں ایک ایک، ڈیڑھ اور دو دو کروڑ روپے ڈیویلپمنٹ کے پیسوں میں سے اگر ایم پی ایز کو بھی دیئے گئے ہوتے تو وہ بھی آتے تو ہم اس کو زیادہ Appreciate کرتے لیکن ان محکموں نے جن کے

نام یہاں لکھے ہوئے ہیں ایک سے بارہ تک، میں سب محکموں کے بارے نہیں کہونگا لیکن کچھ محکمے ضرور ہیں، جن میں کرپشن کے اوپر ان کے ملازمین کو سسپنڈ کیا گیا ہے یا ان کو ڈسمس کیا گیا ہے، ان کی انکوائری جاری ہے، ان کے بھی خرچے زیادہ ہیں اور کچھ کے اوپر بڑی Serious reservations ہیں لوگوں کی، ہماری بھی اور حکومت کی بھی، تو انہوں نے بھی بہت زیادہ پیسہ، جو ان کیلئے بجٹ میں Allocate ہوا تھا، اس سے وہ آگے بڑھے، بہت خوشی ہوتی کہ یہاں ان کیلئے پابندی لگا دی جاتی کہ نہیں، آپ کی پرفارمنس وہ نہیں تھی جو ہم Expect کرتے تھے، بہت سی چیزیں بعض دفعہ کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً ہیلتھ ہمارا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے، اگر اس میں کہیں زیادہ خرچہ کر رہے ہیں، یا ہو سکتا ہے ایجوکیشن بھی ہو سکتی تھی، اس طرح کے اور بڑے محکمے، سی اینڈ ڈبلیو کا ایسا محکمہ ہے کہ یہ خرچہ کر سکتا ہے، بعض دفعہ کوئی ایسی چیز سامنے آ جاتی ہے جس کا ہمیں پتہ نہیں ہوتا لیکن اسے کرنا پڑتا ہے، وہ Justify ہے لیکن جناب، کچھ محکمے جن کا میں نام اسلئے نہیں لے رہا کیونکہ میں نے بجٹ سپیچ میں لیے ہیں، اگر ان کے اوپر یہ پابندی لگا دی جاتی، تو ان کیلئے یہی چیک ہوتا کہ چونکہ آپ کی پرفارمنس وہ نہیں تھی جس کی ہمیں آپ سے توقع تھی، لہذا آپ کے اوپر جو پیسہ زیادہ آیا ہے، اس پیسے کو ہم اس طرح پاس نہیں کر سکتے، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہاں ہزارہ ایشو پہ بات ہوئی ہے، میں اس کی ڈیٹیل میں نہیں جاؤنگا اور نہ اس کو ڈسکس کرنے کا موقع ہے، ہماری بہن نے وہاں سے کھڑے ہو کے انہوں نے بھی، ہماری طرح جذباتی ہو کر وہ بھی باتیں کر سکتی ہیں، نام کا جو ایشو تھا، یہ ہم نے بڑا ڈسکس کیا ہے اور یہ سارا کریڈٹ اور یہ سارے معاملات کوئی بھی سمیٹ سکتا ہے اور نہ آپ اپنی جھولی میں ڈالیں۔ یہ سلام اگر ہے تو اس پارلیمان کو ہے کہ اس پارلیمان میں بیٹھ کر جب اٹھارویں ترمیم لائے ہیں تو یہ کریڈٹ بھی ساری جماعتوں کو جاتا ہے، تو اس کی اچھائی اور برائی بھی اگر ہے تو وہ بھی سب کے حصے میں جاتی ہے۔ تو آپ یہ مہربانی کیا کریں کہ جب کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے، آپ اپنے آپ کو بھی کریڈٹ دیں اور اوروں کو بھی کریڈٹ دیں، ہم اس کریڈٹ پہ کسی وقت بات کریں گے لیکن یہ کوئی ایشو نہیں ہے، یہ وہ ماحول نہیں ہے، یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی ایک ممبر بات کرے تو اس کو اسی طرح جواب دیا جائے۔ (میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات) اور قاضی محمد اسد خان (وزیر اعلیٰ تعلیم) کو مصروف گفتگو دیکھ کر)، میری میاں افتخار صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے، میاں صاحب، میں انتظار کر لیتا ہوں، آپ بات کریں۔

(قہقہے)

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا جی، مہربانی میاں صاحب۔ ایک بہت ضروری بات ہے جو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور میں ماحول کو بھی خراب کرنا نہیں چاہتا کہ یقیناً ہزارہ میں اس وقت بہت شدید دباؤ ہے۔ ہزارہ کے لوگوں میں بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ جو رپورٹ ہائیکورٹ کے جج صاحب نے دی ہے، اس میں سارے لوگ اس ٹریبونل کے سامنے پیش ہوئے، کسی نے بھی اس ٹریبونل کے سامنے پیش ہونے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت کہا کہ ہم اس ٹریبونل کے سامنے پیش اسلئے نہیں ہوتے کہ ہمیں جج پر یقین نہیں ہے، جو آدمی بھی اپنی سٹیٹمنٹ کسی جج کے سامنے ریکارڈ کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے طور پر کہتا ہے کہ مجھے اس پر پورا اعتماد ہے اور اعتقاد ہے، اب یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ اگر ایک رپورٹ، انکے کہنے پر ہائیکورٹ کا جج اپوائنٹ ہوا ہے، انکے کہنے پر ساری Investigation ہوئی ہے، اب رونے میں ان کو جانا نہیں چاہیئے، مجھے حکومت سے پرزور اپیل ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، میں پوری توجہ انکی لونگا اور اس طرح کی بات نہیں ہوگی۔ (تالیاں) میں اسلئے رکا تھا اور میں نے کہا کہ سینیئر لوگ بات کرلیں، مہربانی بشیر صاحب، تو ہماری یہ درخواست ہے کہ اس رپورٹ میں جو جو بھی آتے ہیں، میں نے اپنی سپیچ میں بھی کہا تھا جب تک وہ رپورٹ پوری طرح Implement نہیں ہوگی، اس وقت تک نام مختلف لوگوں کے لیتے جاتے رہیں گے، کوئی کہے گا کہ اس میں، ساری دنیا کو پتہ ہے اور اب رپورٹ نے واضح کردیا ہے کہ ہزارہ کے اندر امن کس نے تباہ کیا ہے؟ ہزارہ میں لاشیں کس نے گرائی ہیں؟ ہزارہ میں کن لوگوں کو کس وجہ سے مروایا گیا ہے؟ وہ شہر جو امن کا گہوارہ ہوا کرتا تھا، ان کی جو مہمان نوازی تھی، وہاں لوٹ مار کس نے کروائی اور کس کے کہنے پر ہوئی ہے؟ حکومت کو بھی اب ایک Determined فیصلہ کرنا ہوگا۔ میاں صاحب! حکومتیں ہمیشہ جرگوں سے نہیں ہوتیں اور نہ ہی حکومتیں ہمیشہ یہ دیتی ہیں، ایک سیشن جج اسلئے سزائے موت کا فیصلہ نہ دے سکے کہ وہ کہے کہ باہر دو سو آدمی کلاشنکوف والے کھڑے ہیں اور اگر میں سزائے موت کا فیصلہ دونگا تو یہ میری عدالت پر قبضہ کرلیں گے، یہ بات نہیں ہوتی، سیشن جج عدالت میں فیصلہ دیتے وقت اوپر خدا اور نیچے اس کو انصاف دینا ہوتا ہے، (تالیاں) آج حکومت سے بھی لوگ انصاف کی توقع کرتے ہیں۔ (تالیاں) وہ کیوں؟ جناب سپیکر، حکومت کی کیا مجبوری ہے، حکومت کو کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ کس ڈر اور خوف کے عالم میں آپ رہ رہے ہیں کہ آپ اس رپورٹ کے اوپر نہ آتے ہیں، نہ بات کرتے ہیں اور نہ اس کو

ہم یہاں انصاف کی توقع کرتے ہیں، ہم انصاف کیلئے آپ Implement کرتے ہیں؟ (قہقہے) ہم یہاں انصاف کی توقع کرتے ہیں، ہم انصاف کیلئے آپ کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے بچے اور بزرگ وہاں چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ ہزارہ میں قتل کرنے والے کدھر ہیں؟ قاتل کون ہے؟ جناب سپیکر، ہمارا لہو کن کے ہاتھوں پر ہے، کون ہے وہ؟ (قہقہے) کوئی تو ہے جس نے وہاں آ کے ہمارے بچوں کو مارا ہے۔ کوئی تو ہے جس نے وہاں لاشیں گرائی ہیں، کوئی تو ہے جس نے وہاں کا امن تباہ کیا ہے۔ حکومت کی خاموشی، اگر اب حکومت خاموش رہے گی تو میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہونگا کہ پھر حکومت پہ بھی ہمیں، آپ کے اس پر بھی ہمیں شک ہونا شروع ہو جائے گا۔ (تالیاں) آپ بھی؟ آج انصاف ہے آپ کے اوپر، آپ مت کہیں، اس بات کو ماننے کیلئے جناب سپیکر، میں بالکل تیار نہیں ہوں کہ جناب ہم نے ٹیکنیکل آدمی کو بھیجا ہوا ہے، ہم نے ٹیکنیکل رپورٹ بھیجی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: میری بہن! آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، آپ کی حاضری لگ گئی ہے اور یہ انہوں نے حاضری لگالی ہے آپ کی۔ (قہقہے) ان کو پتہ چل گیا انشاء اللہ۔ سفارش کرتا ہوں کہ آئندہ منسٹری میں انکا نام شامل کیا جائے۔ (تالیاں) سفارش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ بڑے دکھ اور درد کی بات ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): دلته دا حاضری لګول، دا زمونږ ملګرے دے خو کم از کم دا قسمه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، لیاقت شباب صاحب کو کہیں کہ میری بات کے بعد بات کریں۔ یہ بات کر رہے تھے اور ہم سنتے رہے ان کی بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: میری بات پوری ہو گی تو لیاقت شباب کی بات سنیں گے۔ میری بات پوری ہونے دیں۔

وزیر آبکاری و محاصل: کم از کم آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، میری بہن، ہم نے کہا۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: کہ یہ کہنا کہ ان کا نمبر نوٹ کر لیں اور انکو وزرات دے دو، یہ طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، انہوں نے ہماری بات کیوں بیچ میں کاٹ دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب!۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ نے ہماری ممبر صاحبہ کو بولنے دیا، آپ اٹھ کے بولے اور ہم نہیں بولے آپ کیلئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر پلیز۔ پلیز مختصر۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہماری حکومت سے یہی گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز مختصر۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم حکومت سے گزارش کر رہے ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ایک رپورٹ آئی ہوئی ہے جو آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ آپ نے بڑے فخر کے ساتھ، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے جو رپورٹ پبلش کی ہے، اب وقت آگیا ہے جناب سپیکر، کہ اس رپورٹ پر پوری طرح عمل کیا جائے، رپورٹ کو پوری طرح Implement کیا جائے۔ اس رپورٹ کی وجہ سے جن جن لوگوں کا نام آیا ہوا ہے تو لوگوں کو پتہ چلنا چاہیئے اور ان کے خلاف کیسسز رجسٹرڈ ہونے چاہئیں۔ جب تک جناب سپیکر، اس رپورٹ پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہوگا تو ہزارہ میں امن نہیں آ سکتا۔ ہزارہ کے لوگ سوچ لیں، ہم کوئی چیز اس طرح نہیں مانگ رہے، ہم کہہ رہے ہیں کہ صرف، اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جب رپورٹ آ گئی ہے تو مہربانی کر کے اب Technicalities میں نہ جائیں۔ مہربانی کر کے اس پر چھ مہینے اور نہ لگائیں بلکہ اس پر پوری طرح عملدرآمد ہونا چاہیئے، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much.

جناب محمد جاوید عباسی: اگر لیاقت شباب صاحب کا دل کسی بات پہ، تو وہ ہماری بھی بہن ہیں اور میں معذرت خواہ ہوں، میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس طرح کا ماحول ہے لیکن حکومت پہ ہمیں یقین

ہے کہ انشاء اللہ ہمیں آج انصاف ملے گا اور میاں صاحب کی دھواں دھار تقریر میں انشاء اللہ، میاں صاحب تاریخ دیں گے کہ ہم نے کب یہ رپورٹ انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب! تشریف رکھیں، Thank you very much۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب! ټیکنیکل خبره ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر ثاقب اللہ خان جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ بخښنه غواړمه چه د خپل نمبر نه مخکښے پاځیدم خو یو ډیره ټیکنیکل خبره ده جی او زۀ به غواړمه چه ستاسو رولنګ پرے هم راشی او تاسو زمونږ لږ مرسته اوکړئ جی۔ جناب سپیکر صاحب، سپلیمنټری بجټ باندے بحث روان دے او د دے نه پس به کټ موشنز راځی جی، زۀ به جی دا خپله خبره چه تاسو ته رسوومه نو زۀ د کانسټی ټیوشن آرټیکل 84، Quote کړمه او د هغے نه شروع کیږمه۔ آرټیکل 84 وائی سر:

"If in respect of any financial year it is found:-

(a) that the amount authorized to be expended for a particular service for the current financial year is insufficient, or that a need has arisen for expenditure upon some new service not included in the Annual Budget Statement for that year; or
(b) that any money has been spent on any service during a financial year in excess of the amount granted for that service for that year;

the Federal Government shall have power to authorize expenditure from the Federal Consolidated Fund, whether the expenditure is charged by the Constitution upon that fund or not, and shall cause to be"-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر دا لږ ضروری ده جی

"And shall cause to be laid before the National Assembly Supplementary Budget Statement or, as the case may be, an Excess Budget Statement, setting out the amount of that expenditure, and the provisions of Articles 80 to 83 shall apply to

those statements as they apply to the Annual Budget Statement".
آرټیکل 80 او 83 سر، چه دی، خودبخود Annual Budget دغه کوی چه هر کال Annual Budget په هغے کال کښے به تاسو سپلیمنټری بجټ هم ورکوئ او Excess Budget هم کوئ۔ سر، ټیکنیکل خبره ده۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: ثاقب اللہ خان! دا آرټیکل 84، Applicable نه دے، آرټیکل 124 دے پراونشل ته Applicable دے، تاسو اوګورئ او آرټیکل 124 رااوباسئ، Article 84 is only applicable to Federal Government and 124 is for the Provincial Government.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ډیره زیاته مهربانی خو It's the same مقصد دے جی، مقصد ورکښے Same دے۔ سر، ټیکنیکل خبره ورکښے دا ده جی، دلته جی په Budget Statement کښے سباء کټ موشنز دی، سپلیمنټری بجټ، Annual Budget اوس د نوی کال مونږه پاس کړے دے او په هغے کښے هر یو Figure چه موجود دے نو په هغے کښے د دے هاؤس Commitment دے، دے هاؤس پاس کړے دے، هغے Figures کښے اوس څه ردوبدل نه کیږی، اوس چه سپلیمنټری بجټ باندے مونږه بحث کوؤ چه کله مونږه د مخکښنی کال دغه کړے دے Annual Budget، د هغے حیثیت دے، سباء مونږه کټ موشنز راولو او فرض کړه دے ته به شروع شو چه دلته نه اپوزیشن برائے اپوزیشن خبرے کوی، نه ټریژری بنچز خپله خبره دغه کوی، که کټ موشن سبا یو پاس شی، د روپئ د وی، که د یو روپئ کټ موشن پاس شو او هغه اپوزیشن اومنستو او ټریژری بنچز هم اومنستو چه بهئ دا ټهیک دے او مونږه ئے پاس کوؤ، په هغے باندے دا Annual Budget چه کوم مونږه پاس کړے دے او د سپلیمنټری بجټ نه مو مخکښے پاس کړے دے، هغے باندے به اثر پریوځی او که نه پریوځی؟ بالکل به پریوځی۔ چه پریوځی سر، نو بیا به 2010-11 بجټ پاس کوؤ؟ جناب سپیکر صاحب، زما په خیال کښے، ستاسو رولنګ مے په دے خبرے باندے پکار دے چه په دغه ټائم باندے چه کله تاسو Annual Budget پاس کړو او د نوے کال مو پاس کړو، د زوړ کال سپلیمنټری بجټ باندے یا ډسکشن کول او یا خامخا ډسکشن خو زما په خیال For the sack of knowledge, for the sack of correction for the next year خو ټهیک ده خو کټ موشنز Illegal دی، دا

تاسو راوستے نه شئ، که هغه د آرٹیکل 84 لاندے دے او که د آرٹیکل 124 لاندے دے، دواړه که تاسو اوګورئ سر، نو هغے کښے دا ډیر دغه دے چه سپلیمنټری او Excess Budget چه کله Need arise شی نو هغه وخت به تاسو، د ګورنمنټ دے چه هغه د Emergency deal کولو د پاره Discretion نه د واخلی خو چه یو ځل واخلی نو Consolidated Fund As soon as possible, at least before Annual Budget چه کله تاسو پیش کوئ نو د هغے نه مخکښے پکار دا ده چه دا پاس شی۔ د هغے نه مخکښے پکار ده چه په دے ډسکشن اوشی او د هغے نه مخکښے پکار دا ده چه په هغے باندے کټ موشنز راشی۔ اوس سر، دا عجیبه غوندے کار دے چه که فرض کړه دا خو به مونږه، کټ موشن دے هغه ئے Lock کړے دے، زمونږه رولز آف بزنس دے، قانون دے او د هغے په Through باندے شوے دے، اوس کیدے شی یا خو دا ده چه بس هغه Formalities دی خو سر، دا یو روایت ډیر د مخکښے نه روان دے او دا بالکل Illegal روایت دے۔ زما ریکویسټ دا دے چه دوه خبرے په سپلیمنټری بجټ، پکار ده چه څنګه سپلیمنټری Expenditures اوشی، چه څنګه Excess eggs دی، پکار ده چه راشی خو که نه وی نو سر، بیا پکار دا ده چه دا د Annual Budget نه مخکښے راځی۔ بل سر، په دے Annual Budget کښے به هم تاسو Excess کتلے وی نو هغه به مونږ ته هم راځی، دغه به هم راځی نو زهٔ دا ریکویسټ کوم سر، چه تر اوسه پورے Excess Budget دوئ راکوی نو زهٔ دا ریکویسټ کوم چه Excess Budget زاړه چه څومره دی، هغه د دے کال کښے راشی، د نورو زړو د هم راشی خو چه تر څو پورے د دے سپلیمنټری بجټ کار دے، ډیبیټ پرے بالکل پکار دے چه مونږه خپلے غلطیانے اوښایو، خپلے زمونږه چه کومے مسئلے وی، هغه اوکړو سر، خو کټ موشنز په دغه ټائم باندے چه Annual Budget پاس شوے دے، زهٔ خو رولنګ غواړم چه سر، د هغے څه حیثیت دے؟ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب! تاسو۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر(بلدیات))</u>: سپیکر صاحب! ثاقب خان چه دا کومه خبره اوکړله۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔ بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دا سپلیمنٹری بجټ هغه دے چه مونږه Already کوم Expenditures کړی دی نو هغه مونږ د هاؤس نه دا اجازت اخلو چه مونږه دا ټهیک کړی دی او که غلط کړی دی؟ دے باندے بحث به هم کیږی او کټ موشنز، مطلب دا دے چه هغوی به خپل وائی چه نه تاسو غلط کړی دی او دا مونږه نه منو نو مونږه به د هغه کټ موشنز جواب ورکوؤ چه نه مونږه دا ټهیک کړی دی او تاسو اومنئ۔ ډسکشن خو به په خپل ځائے باندے کیږی، دا خو تقریرونه دی، دیکښے هر څنګه خبره کیدے شی، پولیټیکل خبره به هم کوی، هره یوه خبره به کوی، کټ موشن خو د دے، مطلب دا دے چه We don't accept that and we say that now you should accept it. نو دیکښے زما خیال دے د هاؤس خبره نه ده، دا خو د دوئ پلار پخپله څلور ځله سپیکر پاتے شوے دے او دا روټین مونږه کوؤ، دا د شپیتو کالو نه هم دغه شانتے رارواں دے او دے هاؤس کښے ډیر لوئے لوئے خلق پاتے شوی دی، ډیر لوئے لوئے وکیلان پاتے شوی دی، دا بالکل ټهیک پراسس دے او دا خبره چه کومه دوئ اوکړه، زما خیال دے تاسو رولنګ اوګورئ او دا خبره ټهیک ده او هم په دے به کار رواں وی نو زۀ خواست کوم چه دا شے د مونږه خپل Continue اوساتو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب! یو خو زمونږه مشر خبره اوکړه، که د مشرانو ټائم کښے یو غلط کار شوے وی نو پکار دا ده چه مونږه ئے Correct کړو۔ دویمه خبره دا ده، خبره داسے ده سر، چه زما ریکویسټ دا دے جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکرا! زۀ ریکویسټ د کټ موشن کوم جی، کټ موشن جی، سپرټ باندے خبره کوم جی چه قانون په سپرټ باندے چلیږی، د هغے Objectives هم په سپرټ باندے دغه کیږی۔ کټ موشن بالکل، ستاسو خبره

ټهیک ده جی چه کله هغه، دا یو سپلیمنټری بجټ دے، دا جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Yes, yes, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپلیمنټری بجټ کښے مونږه هغه شے غواړو چه کوم Already شوے دے جی، Expenditures او د هغے اجازت مونږه غواړو خو فرض کړه که دا سے راځی، گورئ جی د کټ موشن ولے اجازت دے؟ کټ موشن دا دے چه یو شے غلط شوے وی چه هغه ټهیک شی، چه یو شے غلط وی، هغه ټهیک شی، دلته خو که مونږه د حکومت ملگری یو او که د اپوزیشن ملگری یو، ټول دلته ناست یو چه غلطی ټهیک کړو۔ سر! نو که کټ موشن یو هم لا که په دیکښے پاس شو چه چرته مونږه اوکتو، سینیئر منسټر صاحب اوکتو، منسټر فار انفارمیشن اوکتو چه او دا خبره ټهیک ده، د هغے د پاسه به بیا دا کیدے شی چه هغه مونږه اومنو چه دا کټ موشن مونږه اومنستو۔ د روپئ موشن وو، د هغے اثر به په Annual Budget وی او که نه وی؟ سر، دا کوئسچن دے، هغه وی به که نه به وی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر(بلدیات): چه مونږ دا کوم Annual Budget پیش کوؤ او دیکښے هم دا یو کټ موشن چرته پاس شی نو حکومت اخلاقی طور باندے پکار ده چه Resign کړی نو دا چه کوم کټ موشن راځی، دا د دوئ حق دے، د اپوزیشن چه دوئ نه منی چه دا مونږ کټ لگوؤ او دا شے غلط دے۔ مونږه به پرے ثابت کوؤ چه نه دا شے ټهیک دے نو څنگه به بیا کټ موشن پاس کیږی؟ یو ځل که دا کټ موشن پاس شی، که ضمنی کښے پاس شی، که ریگولر پاس شی نو حکومت به اخلاقی طور باندے Resign ورکوی۔ نو یو شے کیدے نه شی نو هغه ولے مونږ Presume کړو جی۔

Mr. Deputy Speaker: One minute please, I would like to draw the attention of the House to rule 151-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب، پلیز ایک منٹ، پلیز آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! دا خبرہ خپله وضاحت ته اورسیدہ، زۂ خو په ټیکنیکل خبرہ پوهیږم هم نه چه کټ موشن پکار دے او که نه خو دا فرق ضرور پکار دے چه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

وزیر اطلاعات: دا فرق ضرور پکار دے چه سپلیمنټری بجټ او په Excess Budget کښے فرق دے او دا سپلیمنټری بجټ به مونږه تر تیس جون پورے لازم پاس کوؤ لکه څنګه چه ریګولر بجټ دے، لهذا دا په دے څیز کښے کنفیوژن پیدا نه شی چه ګنی دا خبرہ مطلب دا دے سسپنډ شی یا د دیرشمے نه واوړی، سپلیمنټری هم تر دیرشمے پورے منظورول غواړی۔ Excess Budget any time مطلب دے چه راتلے شی۔

Mr. Deputy Speaker: This is clear from rule 151, let me read. Procedure for dealing with supplementary and excess demands. The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall, as for as possible, be the same as prescribed for the Budget. جو Annual Budget کیلئے ہے تو وہی پروسیجر ہم Adopt کرتے ہیں۔ Now Mr. Muhammad Anwar, please.

وزیر اطلاعات: بخښنه غواړم جی۔ دے عباسی صاحب چه کومه خبرہ اوکړہ نو د دے خبرے وضاحت کول غواړم که ستاسو اجازت وی؟ نو بس دے یو نکتے پورے که تاسو اجازت راکوئ نو مناسب به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، اس کے بعد آپ۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: ایسا ہے کہ بہت سارے ساتھیوں نے بات کی لیکن چونکہ ہزارہ کے حوالے سے حالات کافی Sensitive ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ایسا میسج جائے کہ اس سے مزید کنفیوژن پیدا ہو جائے اور صورتحال بگڑ جائے، خدا کے فضل و کرم سے پہلے سے اب کافی بہتری آئی ہے۔ یہ کہنا کہ رپورٹ، رپورٹ بالکل ہم نے پہلے بھی کہا ہے اور آج بھی کہتے ہیں، صرف حکومت کی جانب سے نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک کو یہ رپورٹ ماننی ہوگی اور اس رپورٹ میں جو بھی اشارے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا کہ ٹیکنیکل انداز کے حوالے سے ہمیں اس پر غور ضرور کرنا ہے کہ کس طریقے سے عمل اس پر کیا جائے؟ لیکن انہوں نے

بڑی ایمانداری سے تمام لوگوں سے پوچھ کر، جن جن سے پوچھنا تھا، جن جن لوگوں کے تحفظات تھے تو سب وہاں پر حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے خدشات اس کمیشن کے سامنے پیش کئے اور اس کمیشن نے وہ رپورٹ مرتب کی۔ میں بریفنگ بھی دے چکا ہوں اور مفصل طریقے سے میں وہ بیان بھی کر چکا ہوں، میں اس ایوان کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا لیکن یہ بات کہنا کہ حکومت خاموش ہے تو کسی طور ہم خاموش نہیں ہیں، ہم نے خاموشی اختیار نہیں کی اور خدا کے فضل وکرم سے آج سے چار پانچ دن قبل ہم خود ہی ایبٹ آباد گئے تھے، وزیر اعلیٰ صاحب خود گئے تھے اور میں نے اسی فلور پر کہا تھا کہ چاہے کوئی کچھ بھی کرلے لیکن ہماری حکومت ہے اور ہم احتیاطاً اقدامات اٹھا رہے ہیں کہ کہیں فضاء میں اشتعال نہ بڑھ جائے۔ اس کے حوالے سے ہم نے محتاط انداز اور رویہ اپنایا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت اس کا نوٹس نہیں لے رہی، البتہ یہ ضرور ہے کہ میں ہزارہ کے ساتھیوں سے یہ ریکویسٹ ضرور کرونگا کہ اس کو مزید کنفیوز نہ کیا جائے اور میں اس فلور پر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس میں جو کوئی بھی ملوث ہوگا، چاہے سرکاری بندہ ہو، غیر سرکاری بندہ ہو، کیفر کردار تک پہنچائیں گے، یہ حکومت کا وعدہ ہے، کسی طور ان کو نہیں چھوڑا جائے گا اور ہزارہ کے ساتھیوں کیساتھ، انہوں نے جو کہا اس واقعہ کی ہم بھی مذمت کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ غلط طریقہ نہ اپنایا جاتا تو لوگوں کا خون ناحق نہ ہوتا۔ یہ ان لوگوں کا کارنامہ ہے جو خون ناحق پر سیاست کرنا چاہتے ہیں، خدا نہ کرے کہ ہم خون ناحق پہ سیاست کریں، ہم ان خون ناحق کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں۔ (تالیاں) اسی لیے ہم نے آزاد جوڈیشل انکوائری کا اقدام اٹھایا اور یہ ہماری حکومت ہے کہ ہم نے وہی انکوائری رپورٹ جو آئی، تو ہم نے Own بھی کیا اور اسی کی روشنی میں سزا و جزا کا فیصلہ بھی ہوگا، کوئی بھی اس سے مبرا نہیں ہوگا لیکن ہزارہ کے ساتھیوں کو ایک بار پھر کہ ہزارہ ہمارے جگر کا ٹکڑا ہے، ہم ان سے پیار کرتے ہیں، محبت کرتے ہیں اور خدا گواہ ہے کہ ہم نے کسی بھی انسان میں آج تک فرق اسلئے نہیں کیا کہ ہم فخر افغان، باچاخان کے پیروکار ہیں، انسانیت پر ہمارا عقیدہ ہے اور تمام انسانیت سے ہماری محبت ہے۔ لہذا ہزارہ کے بھائیوں کو اس اسمبلی سے یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ دنوں میں جو بھی زیادتی ہوئی تو آپ خود اپنا مجرم ڈھونڈیں، ہماری نظروں میں آئیگا تو ٹھیک ان کو سزا دیں گے۔ ہزارہ کے لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ خدارا ان لوگوں کے نرغے میں نہ آئیں جو صرف وقت کی سیاست چمکانے کیلئے بے گناہ عوام کا خون بہاتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی مذمت کرتے ہیں (تالیاں) اور عوام کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کی حکومت آپ کے ساتھ ہے۔ ہزارہ ڈویژن خیبر پختونخوا

کا حصہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ صوبے کی تحریک چلانا چاہتے ہیں تو یہ ان کا حق ہے لیکن اس حق کو استعمال کرتے ہوئے آئینی اور قانونی راستہ اپنانا ہوگا۔ جو بھی غیر آئینی اور غیر قانونی راستہ اپنائے گا تو حکومت ان کا راستہ روکے گی۔ امن کے قیام کیلئے ہر ایک کے ساتھ مکمل انصاف کیا جائے گا اور کسی طور بھی بے انصافی کی کوئی، ہمیں ضرورت بھی نہیں ہے اور نہ اجازت دی جائیگی۔ لہذا ہزارہ کے رہنے والے، ہماری بہنیں، ہمارے بھائی اور ہمارے بزرگ ہم پر اعتماد کریں، انشاء اللہ آنے والے دنوں میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ وہ ہمارے ہیں اور ہم ان کے ہیں، یہی ہمارا پیغام ہے۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محمد انور خان۔ پلیز، محمد انور خان۔

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ ډیره شکریه ادا کومه چه هغه بله ورځ ما په بجټ باندے خبره هم کړے وه، تر څو پورے چه زمونږه د بجټ تعلق دے، هغه د دے صوبے یو تاریخی بجټ دے او په یو داسے موقع کښے هغه بجټ چه زمونږه صوبے ته یو پهچان ملاؤ شوے دے او زمونږه د صوبه سرحد د خلقو کومه باسته، ترسته سال نه چه زمونږ د پهچان یوه مطالبه وه نو شکر الحمد لله هغه مونږ ته ملاؤ شوے ده۔ چونکه دا یو مثالی بجټ دے او په دے بجټ کښے که تاسو اوګورئ چه په ډیکښے په هر یو مد کښے پیسے ایښودلے شوے دی، زهٔ به جی د خپلے ضلع په حوالے سره یوه خبره کومه۔ په دے وخت کښے صوبه سرحد کښے چه څومره ډویژنے دی، که تاسو اوګورئ نو مردان ډویژن دے جی، مردان ډویژن په دوه ضلعو باندے مشتمل دے، ضلع مردان او ضلع صوابی، پشاور ډویژن دے جی نو پشاور ډویژن په درے ضلعو باندے دے، ضلع نوشهره، پشاور او چارسده، دغه شان کوهاټ ډویژن په درے ضلعو باندے دے، کوهاټ، هنګو او کرک، که بنوں ډویژن تاسو اوګورئ جی، په دو ضلعو باندے دے، ضلع بنوں او لکی مروت او دغه شان که ډیره اسماعیل خان ډویژن تاسو اوګورئ نو ټانک او ډیره اسماعیل خان دے۔ په دے وخت کښے جی د ملاکنډ ډویژن خبره مونږ کوؤ او د ملاکنډ ډویژن تاریخ داسے دے چه ملاکنډ ډویژن درے سابقه ریاستونه چه چترال، دیر او سوات، والی سوات وو، د دیر نوابان وو او په چترال کښے His Highness د چترال حکومت وو او په

1960 کښې باقاعده دا درے ریاستونه په پاکستان کښے ضم شوی دی جی۔ اوس د ے وخت کښے د ټول صوبه سرحد رقبه چه کومه ده ، هغه تهتر هزار سکوئر کلومیټر ده، ټوټل د صوبه سرحد رقبه تهتر هزار سکوئر کلومیټر ده، خیبر پختونخوا ، سوری جی ، د خیبر پختونخوا رقبه تهتر هزار سکوئر کلومیټر ده او په دیکښے تینتیس هزار سکوئر کلومیټر د ملاکنډ ډویژن رقبه ده جی۔ د دے نه بیا د چترال رقبه سوله هزار سکوئر کلومیټر ده۔ د دیر بالا رقبه چهـ هزار سکوئر کلو میټر ده ، د دیر لوئر رقبه تین هزار سکوئر کلومیټر ده او که تاسو تیر شوے بجټ راواخلئ نو په هغے کښے زما د حلقے او خاصکر ډسټرکټ هیډکوارټر دیر په هغے کښے یوه منصوبه هم داسے نشته دے ، زهٔ دا هم په افسوس سره خبره کومه چه په کوم تیر شوی ایم ایم اے ګورنمنټ کښے زمونږه دوه کالجونه، یو کامرس کالج او یو ټیکنیکل کالج چه اے ډی پی 08-2007 کښے شامل وو نو هغه هم د هغے نه ډراپ شوی دی، دلته د ټیکنیکل ایجوکیشن منسټر صاحب به هم ناست وی، زما اولنئ مطالبه خو دا ده چه کوم دوه کالجونه، زمونږ امبریله اے ډی پی چه ده، په هغے کښے کامرس کالج او ټیکنیکل کالجونه شته نو زهٔ به ستاسو د دے اسمبلئ په وساطت باندے دا ریکویسټ کومه چه دغه کالجونه د زما بحال کړی۔ دویمه جی زمونږه د ټولو نه غټه مطالبه دا ده چه زمونږه چترال له د دوه ضلعے ورکړے شی، دیر اپر او دیر لوئر دا دوه ضلعے Already شته دے او مونږه د صوبه سرحد دوه ضلعے په دے وخت کښے چه یو ډویژن، دا واحد ملاکنډ ډویژن دے چه دا اووه ضلعو باندے مشتمل دے ، نور چه څومره ډویژنے دی نو هغه په دوه دوه ضلعو یا په دریو دریو ضلعو باندے مشتمل دی، مونږ د صوبه سرحد نیمه رقبه یو، د خیبر پختونخوا ، مونږه د خیبر پختونخوا نیمه رقبه یو جی او دا زمونږه د خلقو مطالبه ده، مونږه د اسمبلئ په فلور باندے وایو چه زمونږه ملاکنډ ډویژن د دوه ډویژنه شی، دیر اپر، دیر لوئر او چترال، چترال د دوه ضلعے شی، د هغے هیډکوارټر د دیر اپر وی، نوهله به زمونږ سره انصاف پوره پوره اوشی۔ د هغے نه علاوه زمونږ هیلتهـ منسټر صاحب هم ناست دے جی، زمونږ هسپتالونو کښے مونږ ته غټه مسئله ده او زمونږ ډاکټران نشته۔ په ټوله ضلع کښے مونږ سره یو ګائناکالوجسټ ده نو دا به خصوصی ریکویسټ کومه چه

زمونږ دے هسپتال کښے د ډاکټرانو کومه مسئله ده چه دغه مسئله د حل شی۔
ډیره مهربانی، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد زمین خان پلیز۔ محمد زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ شکریه جناب سپیکر، تاسو ما له په ضمنی بجټ باندے د یو دریو څلورو خبرو موقع را کړه۔ جناب سپیکر! ثاقب خان زمونږ ډیر Intelligent، قابل او تکړه ورور دے، یقیناً چه هغه کومه لیګل نکته اوچته کړه نو هغه اهم خبره ده۔ دوئ دا خبره اوکړه، د آرټیکل 124 خبره ئے کړے ده، دے کښے زما یو ګزارش دے چه په آرټیکل کښے دوئ اووئیل چه دا سپلیمنټری بجټ د Annual Budget Statement نه مخکښے یا د Annual Budget نه مخکښے په اسمبلئ کښے پیش کول غواړی او د دے اپرووول ترے اغستل غواړی، دیکښے زما ګزارش دا دے چه دا Annual Budget Statement د آرټیکل 120 د لاندے اسمبلئ ته Lay کیږی او آرټیکل 120 چونکه Precedent لری په آرټیکل 124 باندے نو لهذا د دے مقصد دا دے چه لیجسلیټو، چه کله دا آئین جوړیدو، دا قانون ئے جوړو نو د هغوی په ذهن کښے دا خبره وه چه Annual Budget Statement اهمیت لری او پکار دا ده چه دا مخکښے اسمبلئ ته Lay شی او اسمبلی د دے اپرووول ورکړی او سپلیمنټری به، څکه ئے بیا دا آرټیکل 124 راوړے دے چه دا وروستو پیش شی او د دے اپرووول د اسمبلئ نه واغستے شی او څنګه چه زمونږه مشر عزتمند بشیر خان اووئیل چه فرض کړه که کټ موشن کامیاب شی نو اخلاقی طور بیا پکار ده چه حکومت مستعفی شی او یقیناً د ټولو حکومتونو دا دغه دے چه هغوی کله بجټ اسمبلئ ته پیش کړی نو هغه بیا د دے وجه نه کمول نه غواړی چه اخلاقی طور خو بیا د حکومت پاتے کیدل نه کیږی نو په دے وجه باندے د مخکښے ورستو څه خبره نشته۔ په دیکښے یوه اهمه او اصل خبره بله ده جی۔ Excess grant جی پکار دا ده چه حکومت که چرته په دے تیر کال کښے، په Current year کښے چه ترتیس تاریخ پورے دے، چرته Excess شوے وی، سپلیمنټری بجټ سټیټمنټ خو دوئ اسمبلئ ته راوړل، د دے خو به مونږه اپرووول واخلو خو مونږ په خپله باندے د پبلک اکاؤنټس کمیټئ په میټنګز کښے دا Observe کړی دی چه د سپلیمنټری ګرانټ نه علاوه هم

Excess کیږی او فرض کړه که اسمبلی د هغه Excess اپرووول ورنکړی نو هغه چه څومره Expenditure اوشو، هغه خو ټول Illegal شو، un-constitutional شو نو د هغه حکومت آئینی او قانونی حیثیت ختم شو نو لهذا دے خبرے ته سوچ پکار دے چه هسے نه چرته Excess شوے وی او د دے اسمبلئ نه د دے تیس تاریخ نه مخکښے د هغے اپرووول وانغستے شی نو بیا به د حکومت هغه دغه ختم شی خو زما په خیال د دے تیر دغه نه هم دا روایات راغلی دی چه هیچ چا هم Excess Budget Statement چرته نه دے راوړے، د دے اسمبلئ نه ئے منظوری نه ده اغستے شوے نو دا یو لیګل خبره ما تاسو او د دے هاؤس مخکښے کښے ایښوده چه دا ډیره اهم ده۔ د دے نه علاوه جناب سپیکر، دا آرټیکل124 هغه ټائم کښے یو کیږی چه کله ایمرجنسی راشی، داسے حالات پیدا شی چه په هغے کښے، په Annual Budget کښے د هغے ضروریات کوم چه حکومت ته پکار وی لکه سیلاب راغے، طوفان راغے یا لکه دا تیر کال ملاکنډ ډویژن کښے چه د آپریشن د وجه نه خلق رااوتل او آئی ډی پیز شو نو هغه خو یقیناً چه ایمرجنسی صورتحال وو او په هغے باندے چه څومره خرچه کیده نو دا د حکومت مجبوری وه، هغه به ئے کوله او یا دغسے د امن و امان چه کوم موجوده صورتحال تیر شو یا تیریږی نو په دیکښے حکومت له پکار دی چه هغه د لاء انفورسنګ ایجنسیانو د پاره، د پولیس د پاره، د ایف سی یا د لیوی د پاره د اسلحے اغستل یا نور ضروریاتو د پاره دوئ ته چه څومره د پیسو ضرورت وی نو یقیناً چه هغه دوئ څومره ضرورت محسوسوی نو هغه خرچ کولے شی نو دا په هغه صورت کښے پکار دی خو د بدنصیبئ نه زمونږه روایات داسے دی چه دا آرټیکل مونږه غلط استعمالوؤ، غلط استعمالوؤ او هغه څیزونه چه د کومو ضرورت دے نو هغه مونږه نه پیش کوؤ خو Un-necessary دغه پیش کوؤ نو ستاسو په خدمت کښے یو څیز ما وئیل چه پوائنټ آؤټ کړمه۔ زمونږه محترم وزیر خزانه صاحب په خپل بجټ سپیچ کښے جناب سپیکر، په پیج نمبر پندره باندے وائی چه "*ایک سو بیس نئے پرائمری سکول قائم کئے گئے*"۔۔۔۔

(*قطع کلامی*)

<u>*جناب محمد زمین خان*</u>: دا زۀ ښایم کنه۔ *ہمارا منشور جناب سپیکر*۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چرته دے دا؟

جناب محمد زمین خان: زهٔ راځم جی تاسو له۔ "ہمارے منشور میں تعلیم سرفہرست ہے کیونکہ اس کے بغیر انسانی ومعاشرتی ترقی کا تصور ممکن نہیں، سال 2009-10 (کے سالانہ بجٹ) میں تعلیم کے شعبے میں اکانوے منصوبوں کیلئے چھ بلین روپے مختص کئے گئے جن میں بتیس منصوبے مکمل ہوئے اور یہ اہداف حاصل کیے گئے"، اوس دیکښے دا وائی چه "ایک سو بیس نئے پرائمری سکول قائم کیے گئے"، اوس ایک سو بیس -----

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان! یہ کہاں سے آپ پڑھ رہے ہیں؟ ہمارے پاس تو یہ کتاب ہے، آج کا دن ضمنی بجٹ کا ہے، یہ Annual تو ختم ہو چکا ہے، یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد زمین خان: زهٔ دغه گزارش کوم کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی ڈسکشن ختم ہو چکی ہے۔

جناب محمد زمین خان: دا Annual Budget Statement دے خو چونکه د دے دغه چه کوم Liabilities به راځی نو په دے سپلیمنټری بجټ کښے به مونږه د دے اپروول ورکوؤ، نو د دے اثر به په دغه باندے وی نو ځکه دا دغه کومه۔ نو دیکښے سر، د ایک سو دس سکولونو Establishment وو او دوئ وائی چه ایک سو دس سکولونه Establish شوی وو خو که مونږه دا اے ډی پی اوگورو نو د اے ډی پی په سیریل نمبر سوله باندے سر، ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن کښے 'Establishment of 110 Nos Schools'، اوس دلته زمونږه دے هاؤس اپرول ورکړے دے د ایک سو دس نمبر سکولونو او دلته Establish شوی دی ایک سو بیس سکولونه نوی، نو دا خو به مونږه اوس ورکوؤ او د دے اپرول لازمی خبره ده چه مونږه ئے ورکړو خو دا ضرورت څه پیدا شو؟ مونږه لږ دا وضاحت غواړو چه دا کوم ضرورت پیدا شو چه مونږه اپروول د ایک سو دس سکولونو ورکړے وو او گورنمنټ ایک سو بیس سکولونه نوی Establish کړی دی نو د آرټیکل 124 لاندے دا نه Cover کیږی نو دیکښے دا یو دغه ما ستاسو په علم کښے او د دے هاؤس په علم کښے راوستل، پکار ده چه حکومت دا سے

Expenditure نه کوی، د آئین او د قانون خلاف ورزی ئے کړے ده۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر! آپ نے بڑے نازک موقع پر مجھے بولنے کی اجازت دی ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ضمنی بجٹ ہے جی اور ضمنی بجٹ تو مجبوری کے عالم میں آتا ہے، خوشی کے عالم میں نہیں آتا لیکن ہماری بیوروکریسی نے اس کو خوشی کے عالم میں یہ بجٹ، یعنی بجٹ نمبر دو اس کو پیش کر رہے ہیں۔ اس کا جو بنیادی Concept ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اندازہ لگاتے ہیں کہ اس سال اس محکمے میں اتنے اخراجات ہونگے اور یہ آمدن ہوگی تو چونکہ ہم انسان ہیں، کہیں ہمارا اندازہ غلط ہو جاتا ہے تو اس غلطی کی اصلاح کیلئے ضمنی بجٹ آتا ہے لیکن ہماری جو بیوروکریسی ہے، میں وزیر خزانہ ہمایون خان صاحب سے عرض کرونگا کہ ان کے سارے اندازے غلط ہیں اور صوبے کے زیر انتظام جو محکمے ہیں، وہ چوبیس یا پچیس ہیں اور جناب سپیکر، آپ صفحہ نمبر تین دیکھیں تو وہاں بارہ محکموں کے اندر ہمیں ضمنی بجٹ یا اخراجات جاریہ پیش کرنا پڑے، میں حیران ہوں کہ یہ ہماری عقل کب کام کرے گی؟ ہماری ذہانت کب کام کرے گی اور کب ہم ٹھیک بجٹ پیش کریں گے اور یہ انتظار کیوں کیا جاتا ہے کہ ہم بجٹ میں یہ غلطیاں کریں اور پھر ان غلطیوں کے ازالے کیلئے ہم ضمنی بجٹ پیش کریں؟ یہ رواج کیوں بن گیا ہے اور یہ فیشن کیوں بن گیا ہے؟ جناب سپیکر! مالی سال 10-2009 کے بجٹ میں وصولیات کا تخمینہ ہے 131.357 ارب اور اخراجات کا تخمینہ ہے 134.423 ارب اور یہاں خسارہ بتایا گیا ہے 3.066 ارب روپے۔ جناب سپیکر! بہت عجیب بات ہے کہ جب اس پر وہ نظر ثانی کرتے ہیں اور تخمینہ لگاتے ہیں تو ایک عجیب صورتحال سامنے آجاتی ہے، پہلے جو چیونٹی تھی، اب وہ ہاتھی بن گیا ہے۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ وصولیات ہیں 143.687 ارب روپے، اخراجات ہیں 159.032 ارب روپے اور یہاں خسارہ 15.345 آجاتا ہے۔ جناب سپیکر! میں یہ شکایت کس سے کروں؟ الفاظ اور اعداد کے گورکھ دھندے کون ٹھیک کرتے ہیں؟ ہمارے نظر ثانی شدہ تخمینے میں اتنی بڑی غلطی اور اتنا بڑا گیپ کیسے آگیا ہے؟ کاش آج مجھے ایسی تقریر نہ کرنی پڑتی اور یہ اعداد و شمار ایسے نہ آتے اور آج کے ماحول کے اندر میرے لئے بھی ایک ڈیسک بج جاتا لیکن میں اس کو اپنی تقدیر اور قسمت پر مامول کرتا ہوں کہ جب غلطیاں ہوتی ہیں اور ہماری ذمہ داری ہے

ان غلطیوں کی نشاندہی کریں اور اگر ہم غلطیوں کی نشاندہی نہیں کریں گے تو خیانت ہو گی اور ہم اس خیانت سے بچنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر! آج آپ تشریف فرما ہیں، تھوڑی سی تبدیلی ہمیں محسوس ہوئی، کوشش ہوتی ہے کہ To the point بات کی جائے گویا اس ضمنی بجٹ پر محترم ہمایون خان کا یہ گلہ بھی ختم ہو جائے گا کہ بجٹ پر تو بات کم ہوتی ہے اور سیاسی باتیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب آپ ٹوکتے ہیں کہ آپ ٹھیک بجٹ پر بات کریں تو اس سے ہمیں خوشی ہوتی ہے، ہماری تربیت بھی ہوتی ہے اور واقعی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ جہاں ہم پسلیں تو کوئی ہمیں پسلنے سے روکے اور ہمیں بتائے کہ آپ موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔ وہی آدمی کامیاب ہوتا ہے جو اپنی موضوع کے مطابق بات کرتا ہے۔ جناب سپیکر! بجلی کا خالص منافع آیا ہے دس ارب روپے اور اس کو ہائیڈل پاور پراجیکٹس کے اندر استعمال کیا جائے گا اور اسلئے ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا، میں حکومتی اراکین سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ دس ارب روپے لگا رہے ہیں اور آپ مجھے اندھیرے میں کیوں رکھ رہے ہیں؟ آپ دس ارب روپے لگا رہے ہیں اور مجھے کیوں نہیں بتا رہے ہیں، آپ اسے پردے میں کیوں رکھ رہے ہیں، آپ نے کس کے ساتھ سائن کیا ہے؟ آپ نے کس کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اور وہ جو دس ارب روپے آپ لگائیں گے تو اس کا ماحاصل اور نتیجہ کیا آئے گا؟ جناب سپیکر! میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ وہ دس ارب روپے کس کے ہیں؟ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ تربیلہ کے ہیں لیکن میں اس پالیسی کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ تربیلہ والوں کو 5% ملے گا لیکن جب مجھے یہ اطمینان ہو جائے کہ میرے دس ارب روپے ضائع نہیں ہونگے، وہ پروٹوکول میں ضائع نہیں ہونگے، وہ ڈیزل میں ضائع نہیں ہونگے، وہ جنرل ایڈمنسٹریشن میں ضائع نہیں ہونگے، مہمان داری کے ایک بہت وسیع مضمون میں اور شاہ خرچیوں میں ضائع نہیں ہونگے تو میں اپنی قوم کو بتا سکوں گا کہ آپ کے باپ دادا کی جو قبریں تھیں اور وہ پانی کے اندر چلی گئی تھیں اور وہ جو آپ کے پیدائشی مقامات اور گاؤں تھے جو تربیلہ ڈیم نے کھالئے ہیں تو آپ اطمینان رکھیں کہ وہ پیسے اور وہ رقم انتہائی امانتدار لوگوں کے پاس ہیں اور اس کے اندر کوئی خیانت نہیں ہو گی لیکن جب مجھے یہاں پریشانی ہوتی ہے تو میں ان لوگوں کو کیا جواب دونگا؟ تو ہزارہ کے ایک ایم پی اے کی حیثیت سے میرے لئے یہ بات کوئی معنیٰ رکھتی ہے کہ وہ پیسے صوبائی حکومت کے پاس ہیں یا وہ پیسے مرکزی حکومت کے پاس ہیں؟ اگر مرکزی حکومت کے پاس آج تین سو پچانوے ارب روپے ہیں، پانچ سو پچانوے ارب روپے ہیں اور ایک سو دس ارب روپے ہیں اور دس ارب دے دیئے گئے اور پچیس دینے ہیں اور یہ ہمیں لوریاں دی جا رہی ہیں، وہ بات جو وہاں ہے، وہی بات یہاں ہے، مجھے یہ بتا دیا

جائے کہ ان دس ارب روپے کا 5% کیا بنتا ہے اور ان سے ہزارہ کے اندر کون کونسے بڑے بڑے پراجیکٹس شروع ہوں گے؟ میگا پراجیکٹ کیا ہوگا؟ گیگا پراجیکٹ کیا ہوگا؟ جب آپ مجھے میگا پراجیکٹ نہیں بتائیں گے اور گیگا پراجیکٹ بھی نہیں بتائیں گے اور دس ارب روپوں کو یوں کر کے آپ آگے پیچھے کریں گے تو معاف کیجئے پھر میرے لئے شکایت کرنا ضروری ہوگا اور میں یہاں یہ شعر Quote کرونگا:

آپ خود اپنی آداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جناب سپیکر! اخراجات جاریہ میں اسی۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور سینئیر وزیر (بلدیات): یہ آپ کونسا بجٹ پڑھ رہے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: میں ضمنی بجٹ پہ بول رہا ہوں، سچ بولنا اور سننا بہت مشکل ہے بشیر خان۔ بشیر خان! سچ سننا بہت مشکل ہے اور میں آپ کے کانوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ سن رہے ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سر، یہ بجٹ سے باہر بول رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، نہیں یہ اس کا حصہ ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں، یہ اس کا حصہ نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں بتادونگا، میں بتاؤنگا۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دو سال تک یہ ایک ترتیب ہے ہائیڈرو پاور پراجیکٹس پر، آپ کو تو اس کا Legally ہم بتائیں گے، آپ اسکو اتنا کاؤنٹ نہ کریں۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھہریں، میں آپ کو بتاتا ہوں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جو دس ارب روپے ہیں کیا کوئی غلط جگہ پر لگے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: کوئی ایسی بات نہیں ہے، کوئی بات تصدیق کے بغیر نہیں ہونی چاہیئے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں آپ کو یہ عرض کروں کہ یہ دس ارب روپے کسی جگہ پر بھی نہیں لگیں گے بغیر ہائیڈل جنریشن کے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، ان کو ایڈمٹ کرنا ضروری ہے جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): یہ پیسے کہیں بھی نہیں لگیں گے بغیر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، ایریگیشن کے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! ان کو ایڈمٹ کرنا ضروری ہے۔ کیا ہمارے ہاں کوڈ آف کنڈکٹ نہیں ہے؟ کیا وہ آپ کو ایڈریس نہیں کریں گے اور وہ آپ سے اجازت نہیں مانگیں گے؟ کیا حکومت والے اتنے بے لگام ہو گئے کہ بغیر سپیکر کے شروع ہو جائیں گے؟ میں عرض کرتا ہوں، یہ صفحہ نمبر دو ہے، وفاقی حکومت سے گرانٹ، بجلی کے خالص منافع کے بقایات جات، یہ جی، ضمنی بجٹ پر میں بول رہا ہوں، باہر سے نہیں بول رہا، "وفاقی حکومت سے گرانٹ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی وصولی اور اس کو ہائیڈل فنڈ کے ذریعے ہائیڈل پاور پراجیکٹ پر خرچ کرنے سے اخراجات کا تخمینہ میزانیہ بڑھ گیا ہے، اسلئے ہمیں ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا"، میں اس پوائنٹ پر بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! اخراجات جاریہ اسی ارب روپے ہیں لیکن ہمارے کرم فرماؤں کے اعداد و شمار میں غلطی لگ گئی، Revised و اخراجات جاریہ دونوں، Revised پیش کیا ضمنی بجٹ تو اس میں ایک سو نو ارب روپے ہیں گویا غلطی انتیس ارب روپے کی ہو گئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ مونچھیں اور داڑھی، اس کا اپنا اپنا حجم ہوتا ہے، داڑھی لمبی ہوتی ہے اور مونچھیں لمبی نہیں ہوتیں کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ خلاف فطرت اصول ہو گیا ہو کہ داڑھی جگہ پر رہ گئی اور مونچھیں لمبی ہو گئی ہیں؟ جناب سپیکر! صفحہ نمبر دو پر آپ ملاحظہ فرمائیں تو اخراجات جاریہ 30.614 ارب روپے، کیپٹل اخراجات 0.435 روپے، ترقیاتی اخراجات 4.481 روپے، ٹوٹل 35.530 روپے، مجھے کوئی اللہ کا بندہ سمجھا دے کہ کیپٹل اخراجات کا معنیٰ کیا ہے اور میں اس دفعہ معاف نہیں کرونگا؟ میں درخواست کرونگا اپنے وزیر خزانہ سے، وزیر امانہ سے کہ جب اس دفعہ تقریر کریں گے تو مجھے ان کی توجہ چاہیئے جی، مجھے ان کی توجہ چاہیئے، ہم بہت زیادہ محنت کرتے ہیں اور وہ یہاں توجہ نہیں کرتے تو پھر ہمیں افسوس ہوتا ہے، ہمیں یہ ضرور بتایا جائے کہ جب اپنے ضمنی بجٹ پہ Wind up سپیچ کریں گے تو تقریر میں یہ ضرور بتائیں کہ کیپٹل اخراجات اتنے ہیں اور کیپٹل اخراجات کا یہ معنیٰ ہے۔ جناب سپیکر! ایک اور غلطی بھی ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظاہر شاہ صاحب! پلیز توجہ دے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، آپ شاہ برادرز کہہ دیں، دونوں شاہ صاحب ہیں۔ جناب سپیکر! صفحہ تین پر ایک اور غلطی بھی ہو گئی ہے۔ اخراجات جاریہ کی تفصیل بتا دی ہے اور کیپٹل اخراجات کی تفصیل نہیں بتائی مجھے تو شک ہو گیا ہے کہ کیپٹل اخراجات کے نام سے یہ نیا عنوان کیوں بنایا گیا ہے اور جب نیا عنوان بنایا گیا تو آپ اسکی تفصیل بتانے میں شرما کیوں رہے ہیں؟ مجھے یہ بھی امید رکھنی چاہیئے کہ میرا وزیر خزانہ انشاء اللہ

اس دفعہ جو تقریر کریں گے تو وہ بڑی بولڈ تقریر ہو گی اور مجھے تمام نکات پر انشاء اللہ وہ مطمئن کریں گے۔ جناب سپیکر! صفحہ نمبر تین پر ڈسٹرکٹ سیلری کیلئے انہوں نے Revised Budget مانگا ہے 3693 ملین روپے، یہ تو ڈسٹرکٹ سیلری ہے اور یہ ہماری سیلری نہیں ہے، یہ ہم اکاؤنٹ ون سے منتقل کرتے ہیں جناب سپیکر، اکاؤنٹ فور میں اور یہ ہم ایک ہی بار منتقل کرتے ہیں جولائی میں پھر کوئی بڑا انقلابی قدم اٹھایا جاتا ہے یا ڈسٹرکٹ کے اندر بہت ساری آسامیاں Create کی جاتی ہیں تو پھر کہا جا رہا ہے کہ چونکہ جولائی اور جون کے اندر بجٹ میں اس کا اندازہ نہیں تھا اور اب یہ چیزیں مل گئی ہیں، لہذا ہم اس کیلئے Revised Budget مانگتے ہیں۔ مجھے بتا دیا جائے کہ کون سے ضلع کے اندر اضافی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں کہ یہاں پر ان کو تین ہزار، چھ سو ترانوے ملین روپوں کی ضرورت پڑ گئی؟ وہ جو Annual بجٹ تھا، وہ چھوٹا میاں تھا اور جو ضمنی بجٹ ہے، یہ بڑے میاں ہیں، "بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ"۔ جناب سپیکر! صفحہ نمبر تین پر ریونیو اینڈ سٹیٹ کی بات ہو رہی ہے اور صفحہ نمبر تین پر ریونیو اور سٹیٹ کیلئے یہ Revised Budget مانگتے ہیں چار ہزار، دو سو سترہ ملین روپے، چار ہزار دو سو سترہ ملین روپے۔ جناب سپیکر، چار ہزار دو سو سترہ ملین روپے، کیا ہوا؟ کیا پورے صوبہ سرحد کے اندر Settlement شروع ہو گئی ہے؟ کیا پورے صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر نئی Settlement شروع ہو گئی ہے؟ کیا صوبے کے اندر اتنے اور پٹواری بھرتی کیے گئے؟ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے اور اگر ہمارے وزیر خزانہ انصاف کا تقاضا پورا کریں تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ واقعی یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے اور اس ریونیو اینڈ سٹیٹ کیلئے جو 4217 ملین انہوں نے مانگے ہیں، اس رقم کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کو منہا کر دیا جائے۔ جناب سپیکر! آپ صفحہ تین پر ملاحظ فرمائیں اگر آپ کے پاس ضمنی بجٹ کی کاپی ہے، یہاں پر ایک بہت عجیب بات ہے، پتہ نہیں انہوں نے ہمارے بارے میں کیا سوچا ہے کہ یہ لوگ سوتے رہیں گے اور ہم بجٹ کو پاس کر دیں گے؟ اخراجات جاریہ کی تفصیل میں جنرل ایڈمنسٹریشن، ریونیو اینڈ سٹیٹ، محکمہ داخلہ پولیس، یہ میں جانتا ہوں، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس، سیف شاہرات، ٹیکنیکل ایجوکیشن، اپنا حکومتی سرمایہ کاری، ڈسٹرکٹ نان سیلری اور ڈسٹرکٹ سیلری، نمبر 13 پر دیکھیں متفرق، جناب سپیکر، یہ لفظ ہے متفرق، یہ عربی کا لفظ ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ جن اخراجات کو کسی محکمے کے نام سے معنون نہیں کیا جا سکتا تو ان کو متفرقات میں جمع کیا جاتا ہے اور جناب سپیکر، یہ ہزار، دو ہزار روپے نہیں ہیں، متفرق کیلئے انہوں نے لکھا ہے 1003 ملین روپے، بشیر خان کون کونسی بات کا جواب دیگا؟ 1003 ملین روپے، کیا یہ بارہ نامزد محکمے ہیں، ان کے

علاوہ کسی اور محکمے کا حصہ نہیں بنتا تھا اور اگر ان چوبیس، پچیس محکموں کے عنوانات سے وہ الگ عنوان ہے تو آپ کے پاس حکومت ہے، آپ اس کیلئے کوئی اور عنوان، کم از کم متفرق تو نہ کریں تب تو پھر لوگوں نے باتیں کر دینی ہیں کہ آپ کا نظام حکومت صاف و شفاف نہیں ہے اور ٹرانسپرنسی انٹرنشنل والے مجھے فون کرتے ہیں، جب میں پنجاب جاتا ہوں، جب میں سندھ جاتا ہوں۔ ایک تو مجھے کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو مبارک ہو، ان کو خیبر پختونخوا کا نام مل گیا، شناخت ہو گئی پھر فوراً بعد میں کہتے ہیں کہ یہ رپورٹ تو آئی ہے کہ یہ بہت کرپٹ لوگ ہیں، پھر وہاں مجھے سر اٹھانے کا موقع نہیں ملتا۔ وہ بے شک بے ایمان ہوں مگر ہمیں بے ایمان نہیں ہونا چاہیئے۔ میں شاعر کی رو سے معذرت کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں، میاں صاحب، ایسا نہیں ہے کہ آپ کیلئے میں قسم اٹھاتا ہوں، میں کرپٹ نہیں ہوں، کہیں آپ کو قسم کیلئے باہر تو نہیں رکھا گیا؟ شاعر کہتا ہے:

ے اب کیوں اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں
اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 3 پر جنرل ایڈمنسٹریشن ہے اور اس کیلئے 357 ملین روپے رکھے، میں تو جنرل ایڈمنسٹریشن کو ایک اژدھا سمجھتا ہوں اور میں نے Annual بجٹ کے اندر ان پر تنقید کی تھی کہ اس جنرل ایڈمنسٹریشن کے نام سے شاہ خرچیوں کو روکیں، جنرل ایڈمنسٹریشن ہمیں مغلیہ سلطنت کا دور یاد دلا رہا ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن مجھے شہنشاہ عظیم بنتے نظر آ رہا ہے۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ جب میں صوبے میں گھومتا ہوں تو مجھے صوبہ غریب نظر آتا ہے لیکن جب میں جنرل ایڈمنسٹریشن کو دیکھتا ہوں تو مجھے صوبہ امیر نظر آتا ہے تو یہ تضاد کیوں ہے؟ اور جب وہاں پر بڑا حجم والا بجٹ انہوں نے لے لیا ہے تو پھر بھی ضمنی بجٹ کے اندر یہ ہم سے 357 ملین روپے مانگ رہے ہیں، کم از کم میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ جناب سپیکر، ہماری یہ بدبختی ہے کہ ہمارا عدد کم ہے، تعداد کمزور ہے، ہم کوئی بات نہیں کر سکتے، اسے قبول نہیں کیا جاتا۔ میں اس کیلئے تیار ہوں، صرف اس کیلئے تیار ہوں کہ میں یہ اپنی کرسی چھوڑ کر وزیر خزانہ کے پاس کھڑے ہو کر بات کروں، اگر میری بات مانی جاتی ہے تو میں اس کیلئے تیار ہوں اور میری تقریر کو تیاری کی بنیاد پر دیکھا جائے، یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ تقریر مخالف اور اپوزیشن کے لوگوں نے کی ہے لہذا اس کی مذمت کرنی ہے اور اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ جناب سپیکر! یہ صورتحال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے اور میں نے To the point بات اسلئے کی ہے کہ آپ اسی پر خوش ہوتے ہیں۔ میں اس کے

اندر مزید Revise کا مطالبہ کرتا ہوں اور میں اس بجٹ پر اطمینان نہیں کرنا چاہتا اور چونکہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب بشیر احمد بلور صاحب، پلیز۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ لودهی صاحب، ډیر اوږد تقریر اوکړو، یو مفتی صاحب خبرے اوکړے، عباسی صاحب هم خبرے اوکړے او نور سحر هم د هغوی ښه جواب ورکړو او بیا د ټولو نه زیات اعتراض دا اوشو چه دا ضمنی بجټ ولے راځی، زمونږه اوریجنل بجټ چه وی دا Approximately ګرځی۔ په دیکښے دا سے پته نه لګی چه دا ټولے پیسے کومے چه مونږه Reflect کوؤ، دا به د ټیکس نه واپس راځی یا فیډرل ګورنمنټ چه کومه حصه زمونږه Determine کړے ده نو هغه ټوله حصه به مونږ ته ملاویږی۔ د څومره پیسو به کمے راځی، څومره به زیات راځی نو د هغے نه پس بیا دا ضمنی بجټ همیشه ټول عمر په ټوله دنیا کښے پیش کیږی چه د هغه اخراجاتو مونږ د هاؤس نه سینکشن واخلو چه دا پیسے خرچ شوے دی او په دیکښے دا هم ده چه دا کومه خبره دوئ کوی چه "دس بلین روپے ضائع اور اس طرح چلا جائیگا، ہمیں اعتماد میں لیا جائے"، سپیکر صاحب، بدقسمتی دا ده چه کوم وخت مونږه خبره کوؤ، دوئ هغه وخت خپله خبره اوکړی او بیا دوئ اوځی او زمونږه د خبرو تپوس نه وی۔ ما په دے باندے پوره ډیټیل سره هغه بله ورځ تقریباً پینتالیس منټ تقریر کړے وو چه دا دس بلین روپئ چه مونږ ته کومے ملاؤ شوے دی، دا زمونږه حق کیدو 595 بلین روپئ او هغه وخت د ایم ایم اے حکومت یوه کمیټی جوړه کړه چه مونږه د هغوی سره Arbitration باندے دا فیصله کوؤ۔ هغه وخت هم ما په فلور آف دی هاؤس وئیلی وو، زۀ دلته کښے ناست وومه چه د هغه وخته پورے به مونږه دا نه منو چه کوم وخت پورے دا اسمبلی پاس نه کړی چه تاسو کومے پیسے د هغوی سره Settle کوئ نو ما ته په هغه وخت کښے چیف منسټر صاحب دا اووئیل چه دا مونږه تاسو نه شو کولے، ولے چه مونږه دا اوکړو نو بیا به هغوی وائی چه مونږه واپډا ته ځو او مونږه نیشنل اسمبلئ ته ځو نو دا شے به مونږ ته ګران وی۔ ما وئیل

چه زمونږه Reservation شته، آن ریکارډ دی، تاسو د اسمبلئ ریکارډ اوګورئ
چه هغه وخت هم ما Objection کړے وو او ما وئیل چه مونږه به دا نه منو خو
بدقسمتی یا خوش قسمتی اوګورئ، دوئ د هغوی سره ایګریمنټ اوکړو د فیډرل
ګورنمنټ سره په ایک سو دس بلین باندے او بیا یوه تېډی پیسه دوئ د هغوئ نه
نه ده اغستے، د مرکزی حکومت نه او مرکزی حکومت د دوئ خلاف عدالت ته
لاړو او دوئ د مرکزی حکومت خلاف عدالت ته لاړل او بیا چه کوم وخت زمونږ
خپل حکومت راغلو نو وزیر اعلیٰ د پوره کیبنټ سره پرائم منسټر ته لاړو او د
پرائم منسټر سره پوره تقریباً درے ګهنټے مونږه میټنګ اوکړو او په دے فخر کوؤ
چه مونږه دا دس بلین روپۍ مرکزی حکومت نه راوړلے۔ دوئ په پینځه کاله
کښے یوه تېډی پیسه هم د هغوی نه نه وه راوړے۔ دس بلین روپۍ، هغه پوره
پیسے چه دی، مونږه په کیبنټ کښے دا فیصله کړے ده چه مونږه به دا پیسے
صرف او صرف هائیډل جنریشن باندے لګوؤ، هغه پیسے اوس هم امانت پرتے
دی او بل مونږه دا وئیلی وو چه په دیکښے به مونږه په ایریګیشن باندے لګوؤ
چه زمونږه په صوبه کښے د ایریګیشن پرابلم دے او مونږه دا غواړو چه دا صوبه
پخپلو پښو اودروؤ۔ هغه دس بلین روپۍ، مفتی صاحب ته وایم چه نه به چرته په
سکول لګی او نه به چرته په روډ باندے لګی، دا دس بلین نه دی، ایک سو دس
بلین روپۍ چه راځی نو دا به ټولے مونږ په هائیډل جنریشن باندے لګوؤ او مونږ
به انشاءالله دا صوبه په خپلو پښو باندے اودروؤ او مونږ دا فیصله هم کړے ده
سپیکر صاحب، هغه بله ورځ هم ماوئیلی وو، خالی د دوئ د انفارمیشن د پاره
وایم چه 312 میګاواټ بجلئ د پاره هغه سات پراجیکټس جوړ دی او زهٔ دلته په
فلور آف دی هاؤس وایم چه انشاءالله اکتوبر، نومبر کښے به زمونږه سی ایم
صاحب Opening کوی۔ په دے باندے به پنځوس اربه روپۍ لګی او ټولے پیسے
به مونږه د خپل Kitty نه ورکوؤ چه مونږ ته به مرکز دا پیسے راکوی او دا هم
سپیکر صاحب، په فخر سره یو ځل بیا دا خبره کوم چه د خدائے فضل سره د سن
1973 په آئین کښے زمونږه د بجلئ، ولی خان په آئین باندے دستخط نه کولو چه
کوم وخت هغوی بهټو صاحب ته اووئیل چه په دے آئین باندے به زهٔ هله دستخط
کوم چه د بجلئ پیسے به مونږ ته راکوئ، چه ولی خان دستخط نه وے کړے نو دا

د 1973 آئین به اوس نه وو جوړ، ولے چه بلوچستان کښے پینځه ایم این ایز وو، شلور زمونږه وو او یو د جمعیت واله وو نو پینځه ایم این ایز وو او هغوی وئیل چه ولی خان دستخط نه کوی نو مونږه به هم دستخط نه کوؤ نو پوره یو یونټ به پاتے کیدو نو د 1973 آئین به نه جوړیدو نو په دے وجه باندے په آئین کښے اولیکلے شو چه مونږ ته به د بجلئ پیسے راکوئ او بلوچستان ته به د گیس پیسے ورکوئ نو بیا د 1973 آئین جوړ شو او بیا په دے فخر او د خدائے په فضل سره وایم چه هغه سن 1973 نه د سن 1990 پورے د هرے یوے پارټئ حکومت راغلے دے، د فوج حکومت راغلے دے، ایم ایم اے واله د ضیاء الحق سره په حکومتونو کښے ناست وو خو یوه ټیډی پیسه هم چا د دے صوبے د پاره نه وه راوړے او پهلا ځل سن 1990 کښے د خدائے په فضل سره مونږه شپږ اربه روپئ د دے صوبے د پاره راوړے دی او دا نن چه بجټ جوړوؤ او په دیکښے دا شپږ اربه روپئ چه Reflect کیږی نو دا هغه زمونږه د 1990 واله خبره ده او بیا سپیکر صاحب، زهٔ هم په دے فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چه دا شپږ اربه روپئ چه زیاتیږی نو انشاءالله زمونږه حکومت به ئے زیاتوی، دا به مونږه انشاءالله شل اربه روپو ته رسوؤ۔ سپیکر صاحب! د صوبے د حقوقو او د صوبے د خودمختارئ د پاره د خدائے فضل سره ټول عمر جدوجهد مونږه کړے دے، جیلونوں ته مونږه تلی یو، وهل مونږه خوړلی دی خو مفتی صاحب مونږ ته ښائی چه دا پیسے به څنګه لګوئ؟ ولے به لګوئ؟ مفتی صاحب! یوه یوه ټیډی پیسه به انشاءالله دے فلور ته ښایو چه د بجلئ پیسے به چرته لګوؤ او څنګه به ئے لګوؤ۔ ضمنی بجټ زمونږه حق دے او د هر یو حکومت کښے داسے ضمنی بجټ پیش کیږی۔ د ټرانسپرنسی انټرنیشنل خبره دوئ اوکړه چه پختونخوا خو ملاؤ شو خو هغه ټرانسپرنسی انټرنیشنل چه څه خبره کوی، د هغے په باره کښے هم ما هغه بله ورځ تقریباً لس منټه خبرے کړے وے خو دوئ موجود نه وو۔ سپیکر صاحب، په دے حالاتو کښے د خدائے فضل دے نن دا صوبه پختونخوا چه ده، نن سبا په دنیا کښے هر یو ځائے کښے، که امریکه وی، که برطانیه وی، که نیټو فورس وی، په ټوله دنیا کښے نن د صوبه پختونخوا ذکر کیږی، ولے چه مونږه فرنټ لائن صوبه یو او پاکستان فرنټ لائن سټیټ دے نو مونږه فرنټ لائن صوبه یو نو په دے وجه باندے

د خلقو په زړه باندے ډیر بوجھ دے ، ما هغه بله ورځ هم وئیلی وو چه د خدائے فضل دے چه د امریکے او د برطانیے حکومتونه چا ته هم ډائریکټ پیسے ، حکومتونو ته نه ورکوی، واحد زمونږه حکومت دے د خدائے فضل سره چه امریکه هم ډائریکټ مونږ ته پیسے راکوی او یوه میاشت مخکښے د برطانیے نه منسټر آف سټیټ راغلے وو ، هغوی مونږ ته ډائریکټ تین ملین پاؤنډ وئیلی وو چه دا به ایجوکیشن له ورکوؤ او تهتر پلونه مونږ ته به هغوی راکوی، بریجز به راکوی نو ډائریکټ به مونږ ته راکوی۔ په دے مونږه فخر کوؤ چه زمونږ دومره د الله فضل سره پیسے راروانے دی خو دا د چا خیټه باندے درد دے ، د خلقو په خیټه کښے مروړ دے چه دا پیسے ولے راځی او دا صوبه ولے ښه کیږی۔ په سوات کښے به مونږه دا دومره پیسے لګوؤ نو دا ولے کیږی؟ (تالیاں) تکلیف دوئ ته دا دے چه دوئ څه نه دی کړی او مونږه ئے کوؤ او دا د دے د پاره چه کوم ټرانسپرنسی انټر نیشنل دے ، هغه د خدائے ټکے دے او د قرآن حرف دے چه بس هغوی څه وائی، دا بس ټهیک خبره ده؟ چه کوم کارونه مونږ کړی دی، په دے مونږه فخر کوؤ۔ پینځه دیرش لکهه کسان مونږ واپس باعزته کورونو ته رسولی دی، مونږه پینځه دیرش لکهه کسان د خپل ځان سره ساتلی دی نو هغه وخت کښے چه مونږه خبره کوؤ نو زمونږه خبرو ته دوئ نه کښینی او خپلے خبرے کوی۔ زهٔ وایم چه مفتی صاحب، پینځه کاله ستاسو دلته کښے حکومت وو نو تاسو له پکار وه چه تاسو اوس ما ته وایئ چه جنرل ایډمنسټریشن ولے دومره، تاسو څومره په جنرل ایډمنسټریشن کښے اصلاحات کړی وو په پینځه کالو کښے؟ چه مونږ ته تاسو وایئ نو خپل ګریوان ته سرے اوګوری چه مونږه څه کړی دی او مونږه د خدائے فضل سره څه کوؤ۔ (تالیاں) سپیکر صاحب! په هیلی کاپټرو کښے چه مونږه اوس ګرځو، هغه دوئ اغستی وو، مونږه نه وو اغستی، په ایډمنسټریشن باندے خرچه دوئ کړے وه۔ (تالیاں) دوئ اغستے وو، مونږه نه وو اغستے۔ دوئ پیسے ورکړے وے چه اوس په هغے باندے مونږه ګرځو، زمونږه قسمت ښه دے ، د دوئ قسمت خراب دے نو د هغے مونږه ذمه وار خو نه یو، د خدائے نه د ګله اوکړی نو زهٔ ورته وایم چه مفتی صاحب، مونږه دا ګورنمنټ چلوؤ د خدائے فضل سره او دا انټر نیشنل

ټرانسپرنسي چه ده، د هغے سرے ناست دے په کراچۍ کښے نو هغه بيا څنګه وائي۔ مياں صاحب هم پوره ډيټيل پيش کړے وو چه چرته نه تپوس اوکړو؟ هری پور نه، ايبټ آباد نه، مانسهرے نه؟ دا بعض داسے اضلاع چه چرته دا ټرانسپرنسي خبره کيږی او پيښور نه، هغه خلقو نه چه کوم دا سټوډنټس وو؟ هغه اوس مونږ انکوائری کوؤ لګيا يو، انشاء الله چه کوم تنظيم سره د هغے سټوډنټس تعلق وو، اوس هم په فلور آف دی هاؤس وايم، عوامو ته ئے وايم، ما ته هغه بله ورځ يو وائی چه تاسو عدالت ته لاړ شئ، ما ورته اووئيل چه مونږ انشاء الله د عوامو عدالت ته به ځو، ګورو به چه څوک څومره ووټونه اخلی او ګورو به چه خلق د چا حمايت کوی؟ مونږ خو دے خلقو له دومره لوئے لوئے کارونه کړی دی۔ نيشنل فنانس کميشن، ما هغه بله ورځ تفصيل سره اووئيل چه د دوئ حکومت کښے دوئ د دے دومره جوګه نه وو چه دوئ خپلو کښے ناست وے او دا ئے فيصله کړے وه، يو مارشل لاء ايډمنسټريټر ته ئے حواله کړه چه ته د نيشنل فنانس کميشن فيصله اوکړه او جرنيل، مارشل لاء ايډمنسټريټر ته ئے اختيار ورکړے وو۔ مونږ په دے فخر کوؤ چه مونږ جمهوری خلق يو او مونږ جمهوری طريقے سره مرکزی حکومت سره کښيناستو او ټولو صوبو يو ځائے فيصله اوکړه چه مونږ به د نيشنل فنانس کميشن نه %10 به د دوئ نه زيات اخلو، يو حساب سره جرنيل صاحب %46 کړے وه، مونږ به %56 ترے اخلو۔ مونږ دا 18th Amendment پاس کړو، ډير څه مو د خدائے فضل سره اوکړل، هغه زۀ بيا هم نه شمارم خو دا ورته وايم چه انشاء الله تسلی ساتئ مونږ چه کوم کار کوؤ، قوم مونږ باندے اعتماد کړے دے نو انشاءالله د هغوی په اعتماد به مونږ پوره پوره عمل کوؤ او دا ضمنی بجټ چه دے، دا خواست کوم چه دوئ دا کومے خبرے کوی، دوئ له خو پکار دا ده چه دا لږ سوچ اوکړی چه مونږ باندے څومره تکليفات تير شوی دی، مونږدا څومره دنيا، دوئ اووئيل چه ضمنی بجټ کښے پيسے ولے اخلئ؟ دا څومره خلق شهيدان شوی دی؟ څومره خلق زخميان شوی دی؟ دا پيسے به مونږ خامخا تاسو نه به اخلو، تاسو نه به تپوس کوؤ، تاسو د صلاح بغير او ستاسو د تپوس بغير، ستاسو د سينکشن بغير دا پيسے مونږ چرته ورکولے شو؟ سپيکر صاحب! په يو ځائے کښے تقريباً 120 کسان شهيدان کيږی

نو هغوی له چه مونږ 3 لاکھ Per head ورکړے نو څومره کروړه روپئ جوړیږی؟ نو دا مونږ سره چرته نه راغلے دی، یو یو شے متفرقه، متفرقه کتاب اوګورئ، هغے کښے به هر څه وی چه متفرقه څه د پاره مونږ کړے وو نو دا سے خبره نه ده چه د وئ نه مونږ څه پټوؤ۔ مونږ ته به کلیئر کټ پته وی او دا خواست کوؤ چه د وئ د دا مهربانی اوکړی چه دا زمونږ ضمنی بجټ هم دے سره پاس کړی چه خیر خیریت سره دا اجلاس موا و شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، مسٹر بشیر احمد بلور صاحب۔ مجھے جو لسٹ Provide کی گئی ہے، اس میں جو بھی معزز اراکین ہیں، ان کا وہ Exhaust ہو گیا، اگر کوئی معزز رکن اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے نام دے دیں Otherwise پھر میں ریکویسٹ کروں گا فنانس منسٹر صاحب کو کہ وہ اس کو Conclude کر لیں۔ کوئی ایسا ممبر ہے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! اگر آپ مجھے ایک دو منٹ دے دیں، یہ ایک یونیورسٹی کے متعلق ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کا وہ آیا ہے میرے پاس۔ مسٹر محمد ہمایون صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں ذرا۔۔۔۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ ضمنی بجٹ کو Wind up کروں۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبران کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ضمنی بجٹ معزز ایوان میں کیوں پیش کیا جاتا ہے؟ مالی سال کے دوران ایسے اخراجات جن کیلئے بجٹ میں فنڈز مختص نہیں ہوئے تو انہیں پورا کرنے کیلئے فنڈز دینا لازمی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت یا کسی دوسری ایجنسیز کی جانب سے مالی سال کے دوران فنڈز مل جاتے ہیں تو انہیں خرچ کرنے کے بعد اس معزز ایوان سے منظوری لینا ضروری ہے، میں سمجھتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس سال وفاقی حکومت سے بجلی کے منافع کی مد میں صوبائی حکومت کو دس ارب روپے موصول ہوئے تھے، جس طرح مفتی صاحب اس کو بہت بڑھا چڑھا کے پیش کر رہے تھے کہ یہ کہیں غبن ہوئے، تو یہ پیسے وفاقی حکومت سے ہمیں موصول ہو چکے تھے تو ہمیں اس کو اپنے بجٹ میں شو کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم پیکج کے طور پولیس کیلئے 7.6 ارب روپے وصول ہوئے ہیں جن میں 5.609 ارب سپلیمنٹری کے ذریعے خرچ ہوئے ہیں اور بقایا رقم صوبائی حکومت کے اکاؤنٹ نمبر 1 میں

پڑی ہے جو آئندہ مالی سال کے دوران خرچ کی جائے گی۔ علاوہ ازیں 4.23 ارب روپے آئی ڈی پیز کیلئے اور 229 ملین روپے وفاقی حکومت نے Debt Compensation کیلئے دیے، یہ سب اخراجات ماورائے بجٹ ہوتے ہیں جن کی منظوری ضمنی بجٹ کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، باقی اخراجات میں تقریباً سات ارب روپے سے زیادہ تنخواہوں کا اضافہ، 2.5 ارب روپے مختلف محکموں میں Operational cost پر خرچ ہوئے ہیں جس کی تفصیل ضمنی بجٹ میں موجود ہے جی۔ جناب سپیکر! ترقیاتی بجٹ میں بھی رواں مالی سال میں DFID سے 1.541 ارب روپے ملے ہیں جو تعلیم کیلئے بجٹ سپورٹ کی شکل میں دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبائی محکموں کی سکیموں کی تکمیل کیلئے اضافی رقم بھی فراہم کی گئی ہے تاکہ ان کی جلد از جلد تکمیل ہو اور کام کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ جناب سپیکر! ہمارے بھائیوں نے، مفتی صاحب نے، جاوید عباسی صاحب نے اور سب دوستوں نے کافی لمبی تقریریں کیں اور بعض دوستوں نے چونکہ آئندہ مالی سال 11-2010 پہ زیادہ باتیں کیں، میں اس کو تو وہ نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بعض باتوں کا، جو جاوید عباسی صاحب نے، مفتی کفایت اللہ صاحب اور میرے خیال میں مفتی صاحب نے جس بیوروکریٹ سے اس ضمنی بجٹ پہ مشورہ لیا ہے تو میرے خیال میں، میں تو ان کو یہی مشورہ دوں گا کہ ایک اچھے بیوروکریٹ، بااعتماد بیوروکریٹ سے آپ مشورہ لیں تاکہ آپ کو Misguide نہ کیا کریں۔ جناب سپیکر، جاوید عباسی صاحب نے فرمایا کہ انہیں اعتراض ہے کہ جن محکموں میں کرپشن ہوئی ہے اور ان کے خلاف انکوائریاں ہوئیں، ان کے بجٹ سے زیادہ اخراجات جائز نہیں، تو میں جاوید عباسی صاحب سے یہی کہوں گا کہ محکمے کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیئے، اگر کسی اہلکار نے وہ کیا ہے تو ان کے خلاف انکوائریاں پہلے بھی ہوتی رہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتی رہیں گی اور جو بھی اس میں کرپٹ یا جس نے اس میں کوتاہی کی تو اس کے خلاف ہم ضرور کارروائی کریں گے۔ جاوید عباسی صاحب نے آئی ڈی پیز پر رقم خرچ ہونے کی بات کی ہے، وہ میاں صاحب نے اپنی تقریر میں بھی کہا تھا کہ سارے ویب سائٹ پر موجود ہیں کچھ اس طرح نہیں ہے کہ ہم اسمبلی کے فلور پہ وہ نہیں کرنا چاہتے۔ ڈیٹیلز کافی ہیں، تو انشاء اللہ آپ جب بھی چاہتے ہیں تو آپ اس کو ویب سائٹ پہ دیکھ سکتے ہیں۔ میری بہن شازیہ اورنگزیب صاحبہ نے ضمنی بجٹ پر بات تو کی ہے لیکن پوری بولیں کرنٹ بجٹ پہ، وہ آئندہ 11-2010 پہ بولی ہیں اور اس طرح کا کچھ مواد اس میں نہیں تھا، صرف سیاسی اور جذباتی بات تھی اور اپوزیشن کا ایک کردار ادا کرنا تھا تو میں اس کا جواب اسلئے نہیں دوں گا کیونکہ میری بہن ہے اور اس نے کوئی Substantial باتیں نہیں

کیں۔ مفتی صاحب نے متفرق اخراجات کے بارے میں ذکر کیا اور ایک افسانے کی شکل میں اسے پیش کیا کہ متفرق اخراجات کیا ہیں؟ مفتی صاحب نے ضمنی بجٹ کی کتاب پڑھنے کی زحمت اگر کی ہوتی تو شاید اتنی طویل تقریر کی ضرورت بھی نہ ہوتی۔ تفصیل اور سب کچھ ضمنی بجٹ میں موجود ہے، تمام اخراجات کی تفصیل اس بجٹ بک میں ہے، کتابوں میں موجود ہیں جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> کوم ځائے کښے دی؟

<u>وزیر خزانہ:</u> مفتی صاحب نے دس ارب روپے کی بات کی ہے ہائیڈل انوسٹمنٹ فنڈ میں، جس طرح بشیر بلور صاحب نے یہاں پہ بات کی، یہ وہی سکیم ہے، وہ کریں گے، ہم نے Reflect کرنا ہوتا ہے کہ سال کے دوران کچھ Unforeseen صوبائی حکومت کے خرچے بڑھ جاتے ہیں تو اس کو بھی ضمنی بجٹ میں پیش کیا جاتا ہے یا سال کے دوران وفاقی حکومت سے یا کہیں اور سے ہمیں جو پیسے آتے ہیں تو ہم ان کو بجٹ میں Reflect کرتے ہیں، اسلئے ہم ضمنی بجٹ پیش کرتے ہیں جی۔ ریونیو اسٹیٹ کی بات مفتی صاحب نے کی، میرے خیال میں صفحہ نمبر 49 پہ اگر مفتی صاحب دیکھ لیں کہ ریونیو اسٹیٹ کے وہ جو آپ نے بتائے کہ 4217 ملین روپے، سپلیمنٹری کی تفصیل آپ دیکھیں تو یہ آئی ڈی پیز کیلئے ہیں کہ 1250 ملین نقد معاوضے کی فراہمی اور 2000 ملین روپے وفاقی حکومت کی طرف سے خصوصی گرانٹ کے ساتھ، اگر آپ دیکھیں مفتی صاحب، تو آپ کو میرے خیال میں ڈیٹیل اس کی بھی مل جائے گی۔ Capital Expenditure کی بات مفتی صاحب آپ نے کی تھی تو اس میں اخراجات اسلئے زیادہ ہیں کہ ہم نے Principal بیرونی قرضے جو ہوتے ہیں ہمارے، ان کی Payments کے سلسلے میں ہمیں زیادہ دینے پڑے 434 ملین روپے اور ہمیں اس کیلئے زیادہ دینے پڑے جو ہم پہ قرضے ہیں، اس کے سلسلے میں۔ باقی جناب سپیکر صاحب، میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہماری کوشش ہوگی، حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کہیں پہ بھی زیادہ اخراجات نہ ہوں لیکن سال کے دوران اگر تنخواہیں بڑھائی جائیں یا کوئی اور ایمرجنسی چیز آجاتی ہے تو ضمنی بجٹ پیش کرنا حکومت کی مجبوری ہے۔ میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت بہت مہربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you very much, Mr. Finance Minister. Is it the قاضی محمد اسد صاحب کی طرف سے ایک ریزولیوشن آئی ہے تو ہاؤس سے میں اجازت، disire of the House------

<u>Minister for Higher Education:</u> Mr. Speaker.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Qazi Asad Sahib.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Minister for Higher Education: Mr. Speaker Sir, I beg to move that under rule 240, rule 24 (b) may be suspended and I may be allowed to move a resolution in favour of the Universities of Khyber Pakhtunkhwa.

Mr.Deputy Speaker: Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Honourable Minister to please move his resolution. Please Qazi Asad Sahib.

قرارداد

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. This House resolves that:

whereas the Prime Minister of Pakistan had recognized the supremacy of education sector as key to socio-economic development, and promised vice chancellors of public sector universities in a meeting, held on 23rd February, 2010 that despite financial constrains, no cuts will be imposed on higher education.

That there has been a reduction in the recurring budget 2009-10 for the Khyber Pakhtunkhwa universities of Rs. 800 million, and development budget of Rs. 850 million.

Furhthermore, for the year 2010-11, the proposed cuts for Khyber Pakhtunkhwa universities are Rs. 2700 million for recurring and Rs. 1000 million for the development budget.

The Khyber Pakhtunkhwa is proud of the way our universities have performed under very difficult circumstances, least of which was the prevailing law and order situation.

This August House, therfore, strongly recommends to the Provincial Government to recommend to Federal Government that funding for the Khyber Pakhtunkhwa public sector universities must be brought back to what was already decided”.

اور جناب سپیکر، یہ Basically آپ تقریباً تین ارب روپے کی کٹ ڈال رہے ہیں، ہمارا آئندہ آنے والا مالی سال جو یکم جولائی سے شروع ہوگا اور پچھلے سال بھی تقریباً سولہ، سترہ سو ملین کی کٹ لگائی گئی تھی اور ہماری یونیورسٹیز پر پچھلے بجٹ کے دوران بھی بحث ہوئی تھی، اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی بات کی

تھی اور سر، یہ کٹ ہماری کئی یونیورسٹیز کو بٹھادے گی اور وہ چل نہیں سکیں گی تو ہم یہ ایک اپیل قرارداد کی شکل میں مرکز سے کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے خود بلا کے، وزیراعظم صاحب نے وائس چانسلر صاحبان کو، جتنے بھی ہمارے پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز تھے، یہ وعدہ کیا تھا لیکن اس کے برعکس وہ Proposed cuts جو ہیں، یہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہونگے، لہذا یہ کٹ نہ ڈالی جائے۔ یہ ہماری قرارداد ہے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Now the announcement:

معزز اراکین اسمبلی! 28 جون 2010ء کا ایجنڈا مورخہ 25 جون 2010 کو، مورخہ 29 جون کا ایجنڈا 28 جون اور مورخہ 30 جون کا ایجنڈا مورخہ 29 جون 2010ء کو لیے جائیں گے۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow evening. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 25 جون 2010ء بروز جمعہ سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)